بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: ملک صلاح الدین ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے — فی پرچہ ۰۲/

تاریخ اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۳ — ۷ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش ۲ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۵۴ء — نمبر ۵

نیک مشورہ — اچھوت پُرامن رہیں

ایرووڈ میں ۲۴ جنوری کو بدھ دھرم کی تبلیغی کانفرنس میں ہندوستان کے اچھوت فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری پی۔این۔راج بھوج نے کہا کہ ان کو یہ یقین کامل ہو گیا ہے کہ اچھوتوں کے لئے ہندو دھرم میں کوئی نجات نہیں ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بدھ دھرم ہی وہ واحد مذہب ہے جو ہم کو ہزاروں سال کے بندھنوں سے نجات دلا سکتا ہے۔ اگر حکومت نے سات کروڑ اچھوتوں کی حالت سدھارنے کے لئے مؤثر اقدامات نہ کئے تو ہندوستان میں خانہ جنگی ہو جائے گی۔ اگر آئندہ چند سال کے اندر اچھوتوں کا مسئلہ حل نہ کیا گیا تو یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے لے جایا جائے گا۔

ہم اپنے اچھوت بھائیوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ہرگز غلط قدم نہ اٹھائیں اور خانہ جنگی کا خیال تک دل میں نہ لائیں۔ حکومت ہند ایک سیکولر حکومت ہے اور نظام جمہوریت ہونے کی وجہ سے ہر قوم اپنے حقوق آئینی جدوجہد سے حاصل کرنے کی مجاز ہے۔ بغاوت کے خیالات پیدا کرنا حد درجہ خطرناک امر ہے۔ ملک میں امن پسندانہ ذہنیت کو برقرار رکھنا ملک و قوم کی ترقی کے لئے مفید ترین امر ہے۔

البتہ ہم یہ امر بھی ان کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ان حقائق کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں کہ مذہب کی غرض و غایت کیا ہے۔ اور کیا وہ بدھ دھرم سے حاصل ہو سکتی ہے۔ فی زمانہ صرف وہی مذہب قابل قبول ہو سکتا ہے۔ جو بین الاقوامی حیثیت کا ہو۔ بدھ مذہب کے بانی نے ایسا ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ دوسرے مذہب میں زندگی پائی جاتی ہو۔ عرصہ دراز سے بدھ مذہب میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے شرف ہم کلامی عطا کر کے نبی کے طور پر ریفارمر بھیجا ہو۔ البتہ اسلام میں ہر صدی پر ایسے مصلح (مجدد) ہوتے رہے ہیں۔ اور موجودہ صدی میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہ شرف بخشا۔

تیسرے جو آزادی اور حریت آپ کو یورپ وغیرہ میں نظر آتی ہے وہ سب اسلام ہی کی مرہون منت ہے چنانچہ فار آورڈ لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کی رسوم و عادات نے اونچی ذات کے ہندوؤں کی رسوم و عادات کو بہت کچھ ابھارا اور جو لطافت اور نزاکت ہماری موجودہ سوسائٹی میں پائی جاتی ہے وہ زیادہ تر مسلمانوں کے طفیل ہے۔"

(بحوالہ زمیندار مورخہ ۲۵/۹)

رسالہ سرسوتی الہ آباد مسٹر مکندی لال بیرسٹر ایٹ لا کا یہ بیان درج کرتا ہے:-

"مسلمانوں کا وجود مسعود اعلیٰ درجہ کے ہندوؤں کے لئے ہی مفید، بابرکت اور نفع بخش ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ وہ کروڑوں انسان بھی انسانیت کی لذت سے آشنا ہوئے جنہیں اچھوت سمجھ کر ہمیشہ کے لئے ٹھکرا دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق ایک عیسائی محقق کی مندرجہ ذیل تحریر پڑھیئے معلوم ہو گا کہ ان پامال شدہ درماندہ اور بےکس جانوں نے کس والہانہ انداز سے اسلام کو خیر مقدم کہہ کر صدیوں کے بعد انسانیت کا مرتبہ حاصل کیا اور یہ انسانیت اور ہندوستان کی ایسی بےنظیر خدمت تھی جو سوائے مسلمانوں کے اور کسی حصہ میں نہ آسکتی تھی۔"

آنحضرت صلعم نے ایک آزاد غلام کی شادی اعلیٰ گھرانہ میں یعنی اپنی پھوپھی زاد بہن سے کرائی۔ رنگ و نسل کے امتیاز کو یکسر ختم کر دیا۔ اور ایک لشکر ایک غلام زادہ کی کمان میں بھجوایا۔ اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ غلام اعلیٰ سے اعلیٰ عہدوں پر سرفراز ہوتے رہے حتیٰ کہ سرزمین ہند میں غلاموں نے حکومت کی اور ان کا خاندان غلاماں معروف ہے۔

اخبار احمدیہ

۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی تازہ تار موصول نہیں ہوا۔ البتہ یہ معلوم ہوا تھا کہ فسادات کے تحقیقاتی کمیشن کے سامنے بحث کے تعلق میں جماعت کے وکلا کو مشورہ دینے کیلئے حضور لاہور تشریف لائے تھے۔ احباب حضور کی صحت کامرانی اور جماعت کی ترقیات کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

بے روزگاروں کا انوکھا علاج

احمد آباد میں کامرس گریجویٹس ایسوسی ایشن کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے سوراشٹر ڈیل اور حرز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر شانتی لال شاہ نے تعلیم یافتہ لوگوں میں بےروزگاری دور کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ملک کے اندر تمام کالجوں کو چند سال کے لئے بند کر دیا جائے یہ انوکھا علاج ہے اور ایسا ہی حل ہے۔ جیسے قلت غذا کے باعث آبادی کے ایک حصہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ تعلیم میں ہمارا ملک پہلے ہی دوسرے آزاد متمدن اور ترقی یافتہ ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ اور ان کی ہمسری کے لئے ابھی بہت عرصہ درکار ہے۔ ہر علم و فن کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ہمارے طلباء ممالک مغربیہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ روزمرہ کی ضروریات کے لئے بھی ہم ان کے پوری طرح دست نگر ہیں۔ اگر مغربی ممالک سے علاج معالجہ کا سامان آنا بند ہو جائے تو ملک بھر میں کہرام مچ جائے اور تمام شفاخانے قریباً بند ہو جائیں اس صورت حالات میں تعلیمی اداروں کو تعلیم یافتہ افراد کی تعداد کو گھٹانے کی خاطر چند سال کے لئے بند کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔

صحیح حل یہ ہے کہ نصاب تعلیم کو اس طرز پر تبدیل کیا جائے کہ ہاتھ سے کسی کام کے کرنے کو عار نہ سمجھنے کی ذہنیت رواج پائے۔ نیز طلباء کو ایسے ہنر سکھائے جائیں کہ جن کی بدولت وہ تعلیم کے معاً بعد کسب معیشت کے قابل ہو سکیں موجودہ نصاب صرف کلرک پیدا کرتے ہیں جن کے نتیجہ میں ان میں پست ہمتی پیدا ہوتی ہے اور چونکہ وہ کسی اور کام کی قابلیت سے عاری ہوتے ہیں۔ اس لئے چند روپوں کی ادنیٰ نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اور آزادانہ کام کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ حکومت کے ذمہ دار افراد کا فرض ہے کہ دیگر متمدن ممالک کے طریقہ ہائے تعلیم کے مطالعہ کے بعد اپنے ملک میں مناسب تبدیلی کریں۔ آخر وہاں تعلیم یافتہ اشخاص کی کثرت بےروزگاری کا موجب کیوں نہیں ہوتی؟

مراکش کی آزادی

مراکش تین حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک حصہ بین الاقوامی علاقہ ہے۔ باقی دونوں میں سے ایک پر فرانس اور سپین کا قبضہ ہے۔ مگر دونوں کا سلطان مشترک ہے۔ جو فرانسیسی مراکش میں رہتا ہے اور اس کا خلیفہ ہسپانوی مراکش میں حکمران ہے۔ عرب ممالک سے تعلقات کی خاطر سپین کی کوشش ہے۔ کہ یہ خلیفہ نہ صرف خود مختاری کا اعلان کرے بلکہ فرانسیسی علاقہ کا سلطان بھی بنے۔ فرانس اس تبدیلی پر آسانی سے راضی نہ ہو گا۔ کیونکہ اس طرح فرانسیسی مراکش کو بھی داخلی خود مختاری حاصل ہو گی۔ گذشتہ دنوں فرانس نے اپنے مراکش کے سلطان کو اس لئے معزول کر دیا تھا۔ کہ سلطان ملک کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ اور ایک نیا سلطان بنا دیا تھا۔ جسے اہل مراکش نے ناپسند کرتے ہوئے سخت ہنگامے برپا کئے تھے۔ تعجب ہے کہ یورپ کے ممالک جو مدت مدیدہ سے آزادی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور کسی قیمت پر بھی اس سے محروم ہونا نہیں چاہتے کیونکر غیر ممالک کو غلامی کے طوق میں پھنسائے رکھنے پر اپنا پورا زور و زر صرف کرتے ہیں۔

ہفتہ تحریک جدید ۱۵ سے ۲۱ فروری تک منایا جائے

چونکہ خطبہ دیر سے چھپا ہے اسلئے ہندوستان کی جماعتیں تحریک جدید کا ہفتہ ۱۵ سے ۲۱ فروری تک منائیں امید ہے مجالس خدام الاحمدیہ و عہدیداران تحریک اس موقعہ سے خاص طور پر فائدہ اٹھائیں گے۔ باقاعدہ جلسے کر کے اور انفرادی تحریکات کے ذریعہ ہر ایک کو تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

تربیتِ اولاد - اور - جماعت کا فرض

آج کے بچے کل قوم کے لیڈر ہوں گے اور قوم کی تمام تر ذمہ داریاں ان کے کاندھوں پر ہوں گی۔ اور جس قدر وہ مضبوط ہوں گے اسی قدر وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے اہل ثابت ہو سکیں گے۔ کوئی زندہ قوم اس امر سے غافل نہیں ہو سکتی۔ کہ ان کی آئندہ نسل کی تربیت اس رنگ میں ہو رہی ہے۔ کہ وہ ان کی صحیح جانشین کہلا سکے۔ کسی قوم کا مستقبل اس کی نئی پود کے رنگ ڈھنگ میں پڑھا جا سکتا ہے۔ کہ ایمانداری۔ راست گفتاری۔ جوشِ عمل اور وفا شعاری کی کس حد تک روح ان میں پھونکی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم کہ میں دوسری اقوام سے اپنی امت کی کثرت کا مقابلہ کر کے فخر کروں گا۔ اس لئے ایسی عورتوں سے شادی کرو جو کثرت اولاد پیدا کرنے کے لائق ہوں۔ اور بہت محبت کرنے والی ہوں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی محبت مراد ہے۔ کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بہت محبت ہو۔ اور ایسی خواتین کی اولاد دینی کے رنگ میں رنگین ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو گی اور جب امت کا ہر فرد شادی کے معاملہ میں تموّل کی بجائے دینداری کو ترجیح دے گا۔ تو دینداری کی رو تمام قوم میں جاری ہو جائے گی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے خالی افراد کی کثرت کسی نبی کے لئے باعثِ فخر نہیں ہو سکتی۔ نئی پود کی تربیت جس قدر اہمیت رکھتی ہے وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ حضور نے ۲۶ رجولائی ۱۹۴۷ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"آج تمہارے دل پر جو بھی نقش پیدا کیا جائے گا وہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔ اگر نیکی کا کوئی نقش پیدا کرے گا تو نیک بنو گے۔ اگر بدی کا کوئی نقش پیدا کرے گا تو بد بن جاؤ گے۔ لیکن بہر حال اس وقت کے نقش تمہاری آئندہ زندگی کو سنوار سکتے اور اسی وقت کے نقوش تمہاری آئندہ زندگی کو تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر تمہارے باپ کے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے جھوٹ بولو تو اس سے اسے اتنا نقصان نہیں پہنچ سکتا جتنا تمہیں اس وقت پہنچ سکتا ہے۔ جب تمہیں آکر کوئی کہے کہ جھوٹ بولو۔ تمہارا باپ گر جھوٹ بولیگا تو اس جھوٹ کا ایک عارضی اثر اس کے دل پر پڑے گا۔ مگر تمہارے دل پر جو نقش پیدا ہوگا وہ مستقل اور دائمی ہوگا۔ پس جو شخص تمہیں کہتا ہے جھوٹ بولو وہ صرف تمہیں عارضی نقصان نہیں پہنچاتا۔ ایک دن یا دو دن کے لئے تمہیں تباہی میں نہیں ڈالتا۔ بلکہ مستقل طور پر تمہیں ایسے راستہ پر چلاتا ہے جس کے آگے تباہی ہی تباہی ہے اور جس سے واپسی تمہارے لئے ناممکن ہو گی بسوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خاص فضل کرے اور تمہیں اپنے ہاتھ سے ہدایت کی طرف کھینچ لائے۔ پس تم کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تم آج دنیا کے لئے ایک باغ لگا رہے ہو۔ جس کی وجہ سے تم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تمہارے باپ کی حیثیت ایک مالی کی سی ہے۔ مگر تمہاری حیثیت اس شخص کی سی ہے جو باغ لگاتا ہے۔ یا تمہارے باپ کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو مکان میں قلعی کرتا ہے۔ اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو مکان کی تعمیر کے وقت اس کی نگرانی کرتا ہے۔ قلعی اگر خراب ہو جائے تو پھر بھی کرائی جا سکتی ہے لیکن اگر مکان کی بنیاد غلط رکھی جائے تو اس کا سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں ہو سکتا کہ اس مکان کو گرایا جائے۔ اور پھر ایک لمبی جد وجہد کے بعد اُسے صحیح بنیادوں پر قائم کیا جائے۔ پس تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تمہاری مثال مالی کی سی نہیں بلکہ باغ لگانے والے کی سی ہے۔ اگر باغ کا ایک پھل ضائع ہو جائے تو مالی اسکی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ اور بہت سے پھل موجود ہیں۔ ایک پھل کی کمی لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتی لیکن اگر باغ غلط لگایا جائے اگر عمدہ پودے اور اعلیٰ بیج مہیا نہ کئے جائیں۔ تو تم سمجھ سکتے ہو کہ اس باغ کو کتنا شدید نقصان پہنچے گا۔ پس مت خیال کرو کہ جو کچھ تمہارے ماں باپ نے کیا وہ زیادہ اہم ہے زیادہ اہم وہ ہے جو تم کر رہے ہو۔ تمہارے ماں باپ نے جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔ لیکن تم جو کچھ اب کر رہے ہو اس پر آئندہ دنیا کی تعمیر ہونے والی ہے۔ پس تمہاری اہمیت اُن سے بہت زیادہ ہے۔ تمہارے ماں باپ کی مثال ان فرشتوں کی سی ہے جو دنیا کے کام چلاتے ہیں۔ مگر تم اپنے بچپن کی عمر میں خدا تعالیٰ کے ظل ہو جنہوں نے ایک نئی دنیا پیدا کرنی ہے۔ اور جو کچھ تم آج پیدا کرو گے اسی کی فرشتوں کی طرح کل نگرانی کرو گے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نہایت ہی لطیف مثال دیا کرتے تھے جو تمہاری اس حالت پر بہت عمدگی سے چسپاں ہوتی ہے۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے۔ جب آموں کا موسم ہوتا ہے اور بچے آم چوستے ہیں۔ تو آموں کی گٹھلیاں زمین میں دبا دیتے ہیں۔ جن میں سے کچھ دنوں کے بعد کونپل نکلتی ہے۔ تب بچے کونپل سمیت آم کی گٹھلی نکال لیتے ہیں۔ اس کا چھلکا توڑ کر پھینک دیتے ہیں اور اندر سے جو گٹھلی نکلتی ہے اسے رگڑ کر اس کی پیپیاں بنا لیتے ہیں اور سارا سارا دن اسے بجاتے اور پی پی کرتے رہتے ہیں۔ مگر فرمایا کرتے تھے کہ وہی کونپل اگر بچہ نہ اکھیڑے اور آم کے پودا کو بڑا ہونے دے تو کچھ عرصہ کے بعد وہ اس قدر مضبوط درخت بن جائے گا کہ اگر وہ بچہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں سمیت بھی اسے اکھیڑنا چاہے تو نہیں اکھاڑ سکیگا۔ یہی حالت آجکل تمہاری ہے۔ آج اگر تم مستقل طور پر یہ ارادہ کر لو کہ تم نے اپنے دلوں میں ایمان داخل کرنا ہے۔ تم نے جھوٹ نہیں بولنا تم خیانت نہیں کرنی تم نے دھوکا نہیں دینا تم نے فریب نہیں کرنا تم نے لڑائی اور جھگڑے سے اجتناب رکھنا ہے۔ تو چند دنوں کے اندر ہی تمہارے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ اور تم دنیا میں عظیم الشان کام سرانجام دینے کے اہل بن جاؤ۔ اور ایسے اعلیٰ درجہ کے اخلاق تم میں قائم ہو جائیں کہ دنیا تمہارے مقابلہ میں بڑے بڑے مدبروں اور فلسفیوں کو حقیر سمجھنے لگے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ایک عظیم حادثہ اور ہمسایہ ممالک میں جذبہ ہمدردی

۱۲ر جنوری کو جھمپیر کے نزدیک کراچی میل کو اس بر صغیر کا عظیم ترین ہولناک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں اسکے متعدد ڈبے پٹرول کے ذریعہ آگ سے تباہ ہو گئے اور محکمہ کو کھا رو پیہ کے مالی نقصان کے علاوہ غیر سرکاری اندازہ کے مطابق کم و بیش تین صد کا اتلافِ جان ہوا۔ جہاں اس دلدوز سانحہ کی تفصیل سے لازماً کلیجہ منہ کو آتا ہے یہ امر خوشکن ہے کہ ہندوستان میں بھی اسیطرح تکلیف محسوس کی گئی ہے جس طرح پاکستان میں۔ چنانچہ محترم وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اس موقعہ پر دیگر ممالک کی طرح تعزیتی پیغام روانہ کیا اور ہائی کمشنر ہند متعینہ کراچی نے جشن جمہوریت کو نہایت سادگی سے منانے پر اکتفار کیا۔ اور دعوتِ طعام کو اس حادثہ کے باعث منسوخ کر دیا۔ درحقیقت ایسے مواقع پر ہمدردی کا اظہار اپنائیت اور جذبۂ اخوت کو ظاہر کر کے ایک دوسرے کو قریب کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ ہماری قلبی خواہش ہے کہ دونوں ممالک ایکدوسرے سے قریب تر ہوتے چلے جائیں اور سگے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے لئے ترقی اور خوشحالی کا موجب بنیں۔ دونوں ممالک کے بہی خواہان اور اصحابِ اقتدار کی سعی پیہم اس راستہ پر ہماری منزل کو ہر لمحہ قریب تر کر سکتی ہے۔

یہ ذکر کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو گزشتہ اکتوبر میں نیویارک میں ایک تار اور پھر ایک مکتوب کے ذریعہ اطلاع دی تھی۔ کہ آپ نے خواب دیکھا ہے کہ چوہدری صاحب کی طرف سے کوئی خط آیا ہے جس میں کسی ایسے حادثہ کا ذکر ہے کہ جس کی زد میں چوہدری صاحب آ گئے ہیں۔ اور پھر خود ہی خط لکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ حادثہ ہوائی جہاز کو پیش آیا ہے۔ اور چوہدری صاحب اس میں سوار ہیں اور وہ تیزی سے نیچے کی طرف چلا آ رہا ہے۔ جب ہوائی جہاز بہت نیچے آ جاتا ہے تو کچھ جزیرے سے آتے ہیں اور جہاز ان میں سے ایک جزیرے میں جا گرتا ہے۔ حضور کے ذہن میں یہ آتا ہے۔ کہ سفر مشرق سے مغرب کی طرف ہے۔ اور کسی شخص غلام محمد نامی کا بھی ذکر آتا ہے۔

اس خواب کے مطابق حادثہ کی زد میں آنے کے باوجود چوہدری صاحب محفوظ رہے اور بعد میں خود ہی حضور کو اطلاع دی۔ دوسرے یہ سفر مشرق سے مغرب کی طرف ہی تھا۔ تیسرے غلام محمد پاکستان میل کا ڈرائیور تھا جو حادثہ میں بچ گیا۔ چوتھے جائے حادثہ پکی سڑک سے دس گیارہ میل دور تھی اور کسی سمت سے کوئی سڑک اس تک نہ آتی تھی اور جزیرہ کی طرح باقی آبادیوں سے کٹی ہوئی تھی۔

ہم آخر میں پھر اہالیانِ پاکستان اور برادرانِ وطن ہردو کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ وہ ایسے امور سے قطعی طور پر محترز رہیں۔ جن سے باہمی تعلقات میں تلخی پیدا ہو۔ مثلاً چند روز قبل ایک پاکستانی اخبار نے ایک نہایت اشتعال انگیز نظم لکھی جس میں دہلی کو فتح کرنے اور اس میں چراغاں کرنے کے موہوم دعوے کئے ہیں۔ اسی طرح کلیٹہ ہائی سکول (مالابار) کی آٹھویں جماعت میں ایک ایسی کتاب کے پڑھائے جانے کا علم ہوا ہے۔ جس میں ایک مسلمان بادشاہ علاؤ الدین خلجی کے متعلق لکھا گیا ہے کہ اس نے ہندوؤں کی جائیدادیں ٹیکسوں کے ذریعہ چھین [illegible]

خطبہ جمعہ

اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ تمہاری روحانی زندگی تبلیغ اسلام سے وابستہ ہے اور یہ کام قیامت تک جاری رہے گا

اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تبلیغ اسلام کے سوا اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتی

یکم فروری سے سات فروری تک تحریک جدید کا ہفتہ منایا جائے اور جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے

دوست پورے اخلاص کے ساتھ زور لگائیں کہ اس سال تحریک جدید کے وعدے گذشتہ سالوں سے بہت آگے نکل جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
میں نے آج خطبہ تو ایک اور مضمون کے متعلق بیان کرنا تھا اور میں بعد میں اسے بیان بھی کروں گا لیکن آج مجھے ایک نو احمدی خاتون کا ایک رقعہ ملا ہے جس میں اس نے

عورتوں کے متعلق بعض شکایات

لکھی ہیں چونکہ وہ خاتون نو احمدی ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ ہمارے طریق اور دوسرے مسلمان فرقوں کے طریق میں فرق ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر جگہ کے احمدی اس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ لیکن مرکز میں رہنے والے اسے ضرور ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور وہ طریق یہ ہے کہ خطبات میں ایسے مضامین بیان کئے جاتے ہیں جن کی وقتی طور پر جماعت کو ضرورت ہوتی ہے اور جماعت کو ان کی طرف توجہ دلانا ضروری ہوتا ہے۔ باقی لوگوں کے لئے ایسا کرنا ضروری نہیں۔ ان کے خطبہ کے لئے ایسی کوئی شرط نہیں۔ وہ کوئی مضمون بیان کر دیں۔ انہیں کوئی مضمون مل جائے۔ انہوں نے خطبہ میں بیان کر دینا ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کچھ نہ کچھ پڑھ کر خطبہ کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ گویا وہ کسی مقصد کے لئے خطبہ جمعہ نہیں پڑھتے بلکہ خطبہ کے لئے کوئی بات بیان کر دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں خطبہ کسی خاص غرض اور مقصد کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے

ہمارے طریق کے مطابق

یہ بات نہایت مشکل ہے کہ کوئی شخص خواہش کرے کہ فلاں بات خطبہ میں بیان کی جائے اور اسے بیان کر دیا جائے۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ کسی خاص مقصد اور سکیم کے ماتحت خطبہ نہ پڑھا جائے بلکہ جو شخص جس بات کے متعلق رقعہ دے۔ اس پر خطبہ پڑھ دیا جائے۔ مگر چونکہ شکایت کرنے والی ایک نو احمدی خاتون ہیں۔ اور کچھ دور دراز کے علاقہ کے رہنے والی ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کی خواہش کو پورا کر دوں۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر خطبہ کے سلسلہ میں لوگوں کی ساری خواہشات کو سامنے رکھا جائے۔ تو خطبہ کی غرض اور اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ بہرحال اس نو احمدی خاتون نے یہ شکایت کی ہے کہ مسجد میں عورتوں کے لئے جو حصہ ہے اس میں

بچے بھی آجاتے ہیں

جو خطبہ اور نماز کے وقت شور مچاتے ہیں۔ اور بعض اوقات مسجد میں پیشاب کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق میں لجنہ اماء اللہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ درحقیقت یہ اس کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف اور اس طرح صفائی کی طرف توجہ دلائے۔ ہم انہیں ایسی باتیں سمجھائے لیکن پھر بھی ہم اتنا ہی کر سکتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلا دی جائے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ پوری ہمت کے ساتھ ان باتوں میں لگ جائیں۔ تو وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ مگر میں ان نو احمدی خاتون سے بھی یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم میں اور دوسرے مسلمان فرقوں میں ایک فرق ہے اور وہ فرق بھی انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ باقی فرقوں میں عورتوں سے جمعہ کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق اصرار نہیں کیا جاتا۔ اس لئے جمعہ کے

مسجد میں عورتیں

کم آتی ہیں۔ لیکن یہاں شریعت کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہم اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ عورتیں قومی کاموں میں حصہ لیں۔ اس لئے ہمارے اس اصرار کی وجہ سے کہ عورتیں ایسے مواقع پر ضرور آئیں بچے بھی ان کے ساتھ مسجد میں آجاتے ہیں۔ دوسرے فرقوں میں چونکہ مسجد میں عورتوں کے آنے پر اصرار نہیں ہوتا۔ اس لئے وہاں اول تو عورتیں آتی ہی بہت کم ہیں۔ اور جو آتی ہیں۔ وہ اکثر ایسی ہوتی ہیں جو بوڑھی ہوتی ہیں۔ اور وہ بچوں سے فارغ ہوتی ہیں۔ یا گھر کی دوسری عورتوں کے پاس بچے چھوڑ کر آجاتی ہیں۔ لیکن یہاں ہمارے اصرار کی وجہ سے

بچوں والی عورتیں

بھی مسجد میں آجاتی ہیں۔ کیونکہ یہ ضروری ہے کہ اگر بچہ گھر پر رہے۔ تو یا عورت مسجد میں نہ آئے یا مرد مسجد میں نہ آئے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر گھر کے سارے بالغ افراد عورتیں اور مرد مسجد میں آجائیں گے تو لازماً بچے بھی مسجد میں آئیں گے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا تھا احادیث میں آتا ہے کہ آپ کے زمانہ میں مائیں اپنے بچے بھی ساتھ لے آتی تھیں اور جب بچے روتے تو آپ بعض دفعہ نماز جلدی پڑھا دیتے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ ایسے اوقات میں جب بچہ روئے تو ماؤں کو اسے گودی میں اٹھا لینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ پس عورتوں کو

ایسے مواقع پر اصرار کے ساتھ

لانے کی کوشش یا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کرتی تھی۔ اور یا اب ہمارے زمانہ میں کی جاتی ہے۔ درمیان میں مسلمانوں پر ایسا دور آیا ہے۔ جب عورتوں کو ایسے مواقع پر حاضر کرنے میں کوتاہی کی جاتی رہی اس عرصہ کے دوران میں یا تو بوڑھی عورتیں مساجد میں آجاتی تھیں اور وہ بچوں سے فارغ ہوتی تھیں۔ اور یا ایسی عورتیں آجاتی تھیں جو بچے دوسری عورتوں کے پاس چھوڑ آتی تھیں۔ انہیں مساجد میں آنے پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا۔ حالانکہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مواقع پر

اس امر پر مجبور کیا ہے۔ مثلاً عید موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ سارے مرد اور ہر قسم کی عورتیں اور بچے جوان اور بوڑھے سب حاضر ہوں۔ اور ایسا کر کے مسلمانوں کو آپ نے اس امر کا احساس کرایا ہے کہ ایسے مواقع پر عورتوں کو بھی لانا چاہیئے۔ پس جہاں لجنہ کا یہ فرض ہے کہ وہ عورتوں کی تربیت کرے اور سمجھائے۔ اور پھر ایسے طریق ایجاد کرے جن کے ذریعہ اس مشکل سے نجات حاصل کی جائے۔ کیونکہ اگر بچے شور مچائیں گے تو خطبہ کے فوائد سے محروم رہنا ہوگا۔ اور اگر بچے پیشاب کریں گے تو مسجد خراب ہوگی۔ وہاں دوسرے لوگوں کو بھی یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ جب شریعت کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہم عورتوں کو مسجد میں آنے کے متعلق تحریک کریں گے تو ان کے ساتھ

بچے بھی آئیں گے

اور جب بچے مسجد میں آئیں گے۔ تو وہ شور بھی مچائیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں مساجد میں آتی تھیں۔ اور ان کے ساتھ بچے بھی آتے تھے۔ اور پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے بھی شور کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ بعض دفعہ نماز جلد پڑھا دیتے تھے۔ پس ساری

جماعت کا فرض ہے

کہ وہ اس کے متعلق غور کرے اور سوچے کہ وہ کون سے طریق ہیں۔ یورپ والوں نے بعض طریق ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ ان کے ہاں نماز جمعہ ہی نہیں

کی تقریبیں تو نہیں ہوتیں۔ وہاں جلسے ہوتے ہیں یا دفاتر ہوتے ہیں جہاں سینکڑوں مرد و عورتیں کام کرتے ہیں۔ جلسہ گاہ کے قریب ایسے کمرے بنالئے جاتے ہیں جہاں نرسیں ہوتی ہیں۔ عورتیں اپنے بچے وہاں چھوڑ آتی ہیں۔ اور وہ نرسیں ان کی نگرانی کرتی ہیں۔ لیکن ہماری عورت کے پاس تو بعض دفعہ کپڑے صاف کرنے کیلئے صابن بھی نہیں ہوتا۔ وہ نرسوں پر خرچ کس طرح کرسکتی ہے۔ یہ تو مالداروں کے چونچلے ہیں۔ ان کی مسلمانوں سے امید نہیں کی جاسکتی۔ وہاں روپیہ ہے اس لئے وہ اس طریق پر عمل کرلیتے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس روپیہ نہیں اس لئے وہ اس طریق پر عمل نہیں کرسکتے

ایک شکایت

اس نو احمدی خاتون نے یہ کی ہے کہ پچھلے جمعہ میں جب میں بیان نہیں تھا۔ میرے بعد جس خطیب نے خطبہ پڑھا وہ کھنکھلاتے تھے تو اس پر عورتیں ہنس پڑتی تھیں۔ یہ بات نہایت افسوسناک ہے۔ طبعی نقص پر ہنسنا اور مذاق اڑانا سخت کمینہ اور گندہ فعل ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خطیب اول تو ادب اور احترام کے مقام پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی باتیں عزت اور احترام کے ساتھ سننی چاہئیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ میں بہت احتیاط فرماتے تھے۔

حضرت بلال رضؓ حبشی تھے

آپ ش اور بعض دوسرے حروف ادا نہیں کرسکتے تھے۔ آپ اذان پر مقرر تھے! اس لئے ان حروف کو ادا نہ کرسکنے کیوجہ سے اذان میں غلطی کرجاتے تھے۔ صحابہؓ اس پر ہنس پڑتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم بلال کی ش کو سین کہنے پر ہنس پڑتے ہو اور اسے حقارت سے دیکھتے ہو۔ حالانکہ خدا تعالےٰ عرش پر اس کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ اس طرح تم خطیب کے تھتھلانے کو اس کی کمزوری خیال کرتے ہو۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو قابل ہنسی نہیں سمجھا۔ بلکہ آپ نے تنبیہ کی ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

عورتوں کی منتظمات کو چاہیئے

کہ ان کی اصلاح کریں۔ خطیب آلہ ہمارا اپنا ہوتا ہے ہم اگر اسکے کسی طبعی نقص پر ہنسیں گے تو دوسرے لوگ تو نعرے لگائیں گے۔ اگر کوئی قوم اپنے لیڈروں کا احترام نہیں کرتی تو دوسرے تو جو چاہیں ان سے سلوک کرینگے

اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں نے خطبہ میں بیان کرنا تھا۔ وہ مضمون میں

تحریک جدید کے متعلق

بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی جماعت کو بتایا تھا۔ کہ تحریک کے دور دوم کے جو وعدے آرہے ہیں۔ وہ گزشتہ سالوں کی نسبت سے بہت کم ہیں! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس عرصہ میں کچھ کمی پوری کی گئی ہے۔ یعنے جب میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اس وقت اس سال کے وعدوں اور گذشتہ سال کے وعدوں میں ۳۳ - ۳۴ فیصدی کا فرق تھا۔ یعنے سو کی بجائے ۶۶ کے وعدے آئے تھے لیکن اب فرق کم ہوگیا ہے۔ اب ۶۶ کی بجائے ۸۰ فیصدی وعدوں کی گزشتہ سال سے نسبت ہے لیکن اب

وعدوں کی تاریخ ختم ہو رہی ہے

پندرہ فروری آخری تاریخ ہے جس تک وعدے مرکز میں پہونچ جانے ضروری ہیں۔ تین چار دن ڈاک پر لگ جائیں گے۔ گویا وعدے زیادہ سے زیادہ ۱۰ر فروری تک وصول ہوں گے اور اس میں جتنے دن باقی رہ گئے ہیں وہ اتنے تھوڑے ہیں کہ ان میں اس کسر کا پورا ہونا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے جماعت کو بتایا تھا کہ ہمارے اہم ترین کاموں میں سے

غیر ملکوں میں تبلیغ اسلام

کرنا ہے کیونکہ اسلام کی کمزوری اور ضعف کا موجب غیر مذاہب کا رویہ ہے۔ اگر ہم اسلام کی صحیح تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کریں اور اگر ہم ان میں سے کچھ حصہ کو مسلمان بنادیں تو لازمی طور پر ان کی دشمنی اور عداوت کمزور پڑ جائے گی۔ اور آہستہ آہستہ ہوسکتا ہے کہ وہ سارے ہی ہمارے بھائی بن جائیں۔ مثلاً جب ملک تقسیم نہیں ہوا تھا ہم ہندوؤں میں تبلیغ کرتے تھے۔ تو پیچھے پیچھے مولوی آجاتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کہ آریہ بننا احمدی ہونے سے بہتر ہے۔ اور زیادہ تر قریب رہنے والے چونکہ یہی لوگ ہوتے تھے اس لئے ہمیں تبلیغ کرنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ کیونکہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہی اسلام ہے جو مولوی لوگ پیش کررہے ہیں۔ احمدی تو تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن

دوسرے ممالک میں چلے جاؤ

تو وہاں اگر ہمارا مبلغ ہے۔ تو وہ جو صحیح اسلام پیش کرتا ہے لوگ بھی اس کو صحیح اسلام سمجھتے ہیں۔ صرف چند وار اور ریٹسٹ اور مستشرقین کہتے ہیں کہ دوسرے مسلمان اور کہتے ہیں لیکن ان کے اتباع بہت کم ہوتے ہیں اس لئے ان کی بات کو صرف چند افراد قیمت دیتے ہیں عوام نہیں۔ پس وہاں ہمارا نمائندہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر وہ باتیں انہیں معقول نظر آتی ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ اور یہی ممالک ہیں جہاں

تبلیغ اسلام

مفید ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ان ممالک میں ہمارے پیچھے مولوی نہیں ہوتے۔ جو یہ کہیں کہ یہ صحیح اسلام نہیں۔ بہر حال دوسرے ممالک میں ہمیں یہ سہولت میسر ہوتی ہے اور معقول طور پر

قرآن کا پیش کردہ اسلام

لوگوں تک پہنچانا آسان ہوتا ہے۔ پس ایک ہی طریق جو تبلیغ اور خدمت اسلام کا ہمارے پاس ہے اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے تو اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہوگی۔

لیکن باوجود اس کے کہ یہی ایک طریق خدمت اسلام کا ہے محض اس لئے کہ میرے منہ سے ۱۹ کا لفظ نکل گیا تحریک جدید کے وعدوں میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ گویا ۱۹ کا لفظ کیا نکلا قیامت آگئی۔ اب اور کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ غرض یہ لفظ لوگوں کے اندر کمزوری پیدا کررہا ہے۔ میں بتا چکا ہوں کہ درحقیقت ۱۹ کا لفظ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ یہ لفظ مصلحت کے ماتحت خدا تعالےٰ نے میرے منہ سے نکلوایا تھا ورنہ خدمت دین اور تبلیغ اسلام کا کام وہ ہے جو قیامت تک چلے گا اور قرآن کریم سے بھی اس کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے منکر قیامت تک رہینگے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ ایک مسلمان تو مسیح علیہ السلام کا منکر نہیں ہوسکتا۔ غیر مسلم ہی انکے منکر ہوسکتے ہیں پس دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ غیر مسلم قیامت تک رہیں گے۔ اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ غیر مسلم قیامت تک رہینگے۔ تو یہ بات بھی ماننی پڑیگی کہ

تبلیغ اور خدمت اسلام بھی قیامت تک رہیگی

اور درمیان میں کوئی شخص اسے ختم نہیں کرسکتا۔ ایک دفعہ قادیان میں میں نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو بعد میں کسی شخص نے کہا کہ ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ وہ آپ سے کوئی بات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا اچھا پیر صاحب کو لے آئیں۔ چنانچہ میں مسجد میں ہی بیٹھ گیا اور وہ پیر صاحب آگئے۔ انہوں نے سوال کیا۔ کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر کوئی شخص کشتی میں سوار ہو۔ اور دریا کے دوسرے کنارے پر جانا چاہتا ہو۔ تو جب کشتی کنارہ پر لگ جائے۔ تو وہ کشتی میں ہی بیٹھا رہے۔ یا دوسرے کنارہ پر پہنچ کر کشتی سے اُتر جائے۔ میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے معاً یہ بات ڈال دی۔ کہ یہ پیر اباحتی فقیروں میں سے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ نماز خدا تعالےٰ سے ملنے کے لئے ہوتی ہے۔ جب کسی کو

خدا تعالےٰ مل جائے

تو وہ نماز کیوں پڑھے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہوسکتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی وفات تک نماز پڑھتے رہے ہیں اس لئے ہم بھی اپنی وفات تک نماز پڑھتے رہیں گے۔ لیکن میں نے جو جواب دیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ پیر صاحب یہ بات تو دریا کی چوڑائی پر منحصر ہے۔ اگر دریا محدود ہے تو جب کنارہ آجائیگا! اس شخص کا کشتی میں بیٹھے رہنا بیوقوفی کی بات ہوگی۔ لیکن اگر وہ دریا غیر محدود ہے۔ تو اگر ہم سمجھیں گے کہ دریا کا کنارہ آگیا۔ تو یہ بیوقوفی ہوگی۔ پس جہاں ہم اُتریں گے ڈوبیں گے۔ اب آپ بتایئے کہ آپ محدود دریا کے متعلق پوچھ رہے ہیں یا غیر محدود دریا کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ اب یہاں سوال تو خدا تعالےٰ کا تھا جو غیر محدود ہے۔ اسے وہ محدود کیسے کہتا۔ اس لئے وہ کہنے لگا۔ کہ بات ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ جب دریا غیر محدود ہو۔ تو جہاں ہم کشتی سے اُتریں گے وہیں ڈوبیں گے۔ یہی بات میں اب کہتا ہوں۔ کہ تبلیغ اسلام کا کام قیامت تک ہے جس نے یہ کام چھوڑا مرا۔ کھانا چھوڑ دینے سے جسمانی موت واقع ہوجاتی ہے۔ اور

تبلیغ اسلام کا فریضہ

ترک کردینے سے روحانی موت آجاتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے مومنوں کے ساتھ سودا کیا ہے۔ کہ ان کی جانیں اور مال میں نے ان سے لے لئے ہیں۔ اور اسکے بدلہ میں میں نے انہیں جنت دیدی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ ایسی سودے کرتا ہے۔ اگر ہم اسے زندگی نہیں دیتے۔ تو وہ ہمیں زندگی کیوں دے۔ خدا تعالےٰ کی زندگی کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کے دین کی تعلیم زندہ رہے۔ اگر ہم اسلام کی زندگی کو قائم رکھ کر خدا تعالےٰ کو زندگی نہیں دیتے تو خدا تعالےٰ بھی ہمیں زندگی نہیں دیگا۔ لیکن اگر ہم اس کو زندہ رکھتے ہیں تو خدا تعالےٰ قیامت کے دن ہمیں کہے گا کہ تم نے مجھے زندگی دینے کی کوشش کی۔ اس اب میں بھی تمہیں زندگی دوں گا۔ یہ مت سمجھو کہ خدا تعالےٰ کے لئے زندگی کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے وہ تو حی و قیوم ہے! اسکے لئے زندگی کا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب بعض لوگ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو وہ کہے گا کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ۔ کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑے پہنائے۔ وہ لوگ کہیں گے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تُو تو رب العالمین ہے اور ہم تیرے بندے ہیں۔ تیری شان تو بہت ارفع ہے تو کیسے بھوکا رہ سکتا ہے۔ کہ ہم تجھے کھانا کھلائیں۔ تو کیسے پیاسا رہ سکتا ہے کہ ہم تجھے پانی پلائیں۔ تو کیسے ننگا رہ سکتا ہے۔ کہ ہم تجھے کپڑے پہنائیں۔

اللہ تعالےٰ کہے گا

نہیں نہیں۔ تم نے ایسا کیا ہے۔ میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ جب تمہارے پاس آیا۔ اور وہ بھوکا تھا۔ اور تم نے اُسے کھانا کھلایا۔ تو میں ہی بھوکا تھا۔ جس کو تم نے کھانا کھلایا اور جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا۔ اور وہ پیاسا تھا۔ اور تم نے اسے پانی پلایا۔ تو میں ہی پیاسا تھا۔ جس کو تم نے پانی پلایا۔ اور جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا۔ اور وہ ننگا تھا۔ اور تم نے اُسے کپڑے پہنائے۔ تو میں ہی ننگا تھا۔ جسے تم نے کپڑے پہنائے۔ اور اگر میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ بیمار ہوا اور تم نے اس کی عیادت کی۔ تو تم نے میری ہی عیادت کی۔ پس چونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت کی۔ اس لئے آج میں بھی تم کو ایسے گھر میں جگہ دوں گا۔ جہاں تمہیں

ہر قسم کا رزق اور آرام

ملے گا۔ اور اگر خدا تعالےٰ کے کسی کمزور سے کمزور بندے کو رزق دینا خدا تعالےٰ کو رزق دینا ہے۔ اگر اس کے کمزور سے کمزور بندے کو پانی پلانا خدا تعالےٰ کو پانی پلانا ہے۔ اگر اس کے کمزور سے کمزور بندے کو کپڑے پہنانا خدا تعالےٰ کو کپڑے پہنانا ہے تو دین تو اس کی ساری کا بعد میں ہے۔ دینِ اسلام کیا ہے۔ دینِ اسلام خدا تعالےٰ

کی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت کی صفات کو بیان کرنیوالا ہے۔ جو شخص اس دین کی اشاعت کے لئے کوشش نہیں کرتا گویا خدا تعالیٰ کا وجود اسلام کے ذریعہ آتا ہے۔ جو شخص اسلام کو زندہ کرتا ہے۔ وہ دنیا کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کو زندہ کرتا ہے۔ اور جو شخص اسلام کو زندہ نہیں کرتا۔ وہ دنیا کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کو مارتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت عرش پر موجود ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے وہ زندہ بھی ہوتا ہے۔ اور مرتا بھی ہے۔ جب لوگوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹ جائے۔ اور اس کی طرف اس کا دھیان نہ رہے۔ تو ان کے لئے خدا تعالےٰ مرا ہؤا ہوگا۔ اور جب لوگوں کی توجہ خدا تعالےٰ کی طرف ہو۔ تو ان کے لئے خدا تعالےٰ زندہ ہوگا۔ غرض

اسلام کی اشاعت میں ہی خدا تعالیٰ کی زندگی ہے

اور اس کی اشاعت کو ترک کرنا گویا خدا تعالیٰ کی موت ہے۔ پس جو شخص اسلام کی اشاعت میں حصہ لیتا ہے وہ خدا تعالےٰ کو زندہ کرتا ہے۔ اور جو شخص اسلام کی اشاعت میں حصہ نہیں لیتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی زندگی سے لاپرواہ ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی زندگی سے لاپرواہ ہے اس کا یہ امید رکھنا کہ خدا تعالےٰ اسے زندہ رکھے گا۔ بیوقوفی کی بات ہے۔ آخر یہ ایک سودا ہے جو تم نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اگر تم اپنا حصہ پورا ادا نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ اپنا حصہ کیوں پورا کرے۔ میں نے تم پر واضح کر دیا تھا۔ کہ

تبلیغ اسلام ہمیشہ کے لئے ہے

اس لئے اگر میرے منہ سے ۱۹ کا لفظ نکل گیا۔ تو کیا تم یہ کہو گے۔ کہ اب تبلیغ اسلام نہیں کی جائیگی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو آپؐ نے بھی اسی قسم کی ایک بات کہی۔ مدینہ آنے سے قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن میں یہ بات نہیں تھی کہ مکہ کے لوگ مدینہ پر حملہ کریں گے۔ اور ان کی مسلمانوں سے لڑائیاں ہونگی۔ اس لئے جب انصار مدینہ نے آپؐ کے سامنے یہ بات پیش کی۔ کہ آپ مدینہ تشریف لے چلیں۔ اور آپؐ نے وہاں جانا منظور کر لیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ پس جب مدینہ آجاؤں گا۔ تو تمہارا کام ہوگا۔ کہ اگر مدینہ پر حملہ ہو۔ تو تم دشمن کا مقابلہ کرو۔ اور اگر لڑائی مدینہ سے باہر ہو۔ تو

دشمن کا مقابلہ کرنے کی ذمہ واری

تم پر عائد نہیں ہوگی۔ اب یہ ایک احتمالی بات تھی یقینی نہیں تھی۔ اور چونکہ یہ ایک دور کا خیال تھا۔ اسلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر کا خیال نہیں کیا۔ اور مدینہ والوں نے بھی کہہ دیا۔ کہ ہاں۔ مدینہ پر حملہ ہونیکی صورت میں ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن باہر نہیں۔ ہجرت کے بعد ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اسلام کو بچانے کی خاطر مسلمانوں کو مدینہ سے باہر جا کر بھی لڑنا پڑا۔ چنانچہ جنگ بدر بھی مدینہ سے باہر کئی منزلوں پر جا کر لڑی گئی۔ جب آپؐ جنگ کے لئے باہر نکلے۔ تو پہلے یہ خیال تھا کہ ایک قافلہ سے مقابلہ ہوگا۔ مگر بعد میں معلوم ہؤا۔ کہ لڑائی مکہ سے آنیوالے ایک باقاعدہ لشکر سے ہوگی اس پر آپؐ نے خیال فرمایا۔ کہ مدینہ والوں سے تو یہ معاہدہ تھا۔ کہ انہیں مدینہ کے اندر رہ کر دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

مدینہ سے باہر لڑائی

کی صورت میں مقابلہ کرنیکی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوگی۔ جب آپؐ لڑائی کے لئے باہر نکلے۔ تو آپؐ کے ساتھ مہاجرین بھی تھے۔ اور انصار بھی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو جمع کیا۔ اور فرمایا تم مجھے مشورہ دو۔ کہ دشمن سے لڑائی کی جائے یا نہیں۔ آپؐ کا منشاء تھا کہ آپؐ کے سوال کے جواب میں انصارؓ بولیں گے کہ معاہدہ کے وقت ہم سے یہ شرط کی گئی تھی۔ کہ مدینہ پر حملہ ہونے کی صورت میں ہم مدینہ کے اندر رہ کر دشمن کا مقابلہ کرینگے۔ مدینہ سے باہر لڑائی کی صورت میں ہم انکا مقابلہ کرنیکے پابند نہیں ہونگے۔ اب آپ بغیر تیاری کے ہمیں یہاں لے آئے ہیں۔ یہ بات اس معاہدہ کے خلاف ہے۔ بہرحال آپؐ نے جب مشورہ پر زور دیا تو مہاجرین نے مشورہ دیا۔ کہ اگر دشمن حملہ کرتا ہے۔ تو ہمارے لئے اس کا مقابلہ کرنے کے سوا اور کیا چارہ ہے۔ انصار خاموش بیٹھے رہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین کے بار بار کھڑا ہونے اور مشورہ دینے کے بعد فرماتے

اے لوگو مجھے مشورہ دو

کہ اب کیا کیا جائے۔ اس وقت ایک انصاری رئیس کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ۔ لوگ آپؐ کو مشورہ تو دے رہے ہیں لیکن پھر بھی آپؐ یہی فرمارہے ہیں۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپؐ کی

غرض یہ ہے

کہ ہم بھی بولیں۔ یا رسول اللہؐ۔ ہم ابتک اسلئے نہیں بولے کہ حملہ آور

مہاجرین کے بھائی بند ہیں

ان میں کوئی تو مہاجرین کا بھائی ہے۔ کوئی چچا ہے۔ اور کوئی بھتیجا ہے۔ ہمارا ان سے لڑائی کا مشورہ دینا اخلاق کے خلاف تھا۔ کیونکہ اگر ہم یہ مشورہ دیتے۔ کہ ہم حملہ آوروں سے لڑیں گے۔ تو مہاجرین کہتے یہ لوگ ہمارے بھائی بندوں کے قتل کے شوقین ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ مہاجرین بولیں۔ کیونکہ وہ لوگ انکے بھائی بند ہیں۔ لیکن یا رسول اللہ آپ کے بار بار مشورہ پر زور دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ انصار بھی بولیں اور شاید حضور کا مشورہ طلب کرنے سے اس معاہدہ کی طرف اشارہ ہے۔ جو ہجرت سے قبل آپ کے اور انصار کے درمیان ہؤا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ درست ہے۔ وہی معاہدہ میرے مدنظر تھا۔ اس پر اس انصاری رئیس نے کہا۔ یا رسول اللہ! جب ہم نے وہ شرط کی تھی کہ ہم مدینہ کے اندر رہ کر دشمن سے مقابلہ کریں گے مدینہ سے باہر لڑائی کی صورت میں ہم آپ کی مدد کے پابند نہیں ہونگے اس وقت ہمیں پتہ نہیں تھا کہ آپؐ ہیں کیا

آپؐ کی شان ہم پر واضح نہیں تھی

صرف بعض صداقتیں دیکھ کر ہم آپؐ پر ایمان لے آئے آپؐ نے ہجرت فرمائی۔ تو مدینہ میں ہم آپؐ کی مجلسوں میں بیٹھے اور ہمیں پتہ لگا کہ آپؐ کی شان کیا ہے۔ اب وہ معاہدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اب آپؐ کی شان ہمیں معلوم ہو چکی ہے۔ اب یا رسول اللہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن ہماری لاشوں کو روندتا ہؤا آپ تک پہنچے تو پہنچے اس سے پہلے نہیں پہنچ سکتا۔ پھر اس انصاری رئیس نے کہا۔ یا رسول اللہ! سامنے (دو تین منزل پر) سمندر ہے لڑائی تو الگ رہی آپ ہمیں حکم دیں۔ کہ تم سب اس سمندر میں کود جاؤ۔ تو ہم بلا سوچے سمجھے اس میں اپنی سواریاں ڈال دیں گے۔ تو دیکھو۔

وہ بھی ایک معاہدہ تھا

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے ہجرت سے قبل کیا تھا۔ میں نے تو تم سے کوئی معاہدہ نہیں کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے انصار نے یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ وہ مدینہ سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ نہیں کریں گے۔ خدا تعالےٰ نے سمجھا۔ کہ اگر ابھی سے انہیں کہہ دیا گیا۔ کہ تمہیں دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ تو یہ لوگ ڈر نہ جائیں۔ جب ان پر حقیقت کھل جائیگی تو یہ لوگ خود دوڑیں گے۔ اسی طرح جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو وہ تمہاری کمزوری کا وقت تھا اگر اس وقت میں یہ کہہ دیتا۔ کہ یہ تحریک قیامت تک کے لئے ہے۔ تو شاید تم میں سے اکثر ہمت سے کام نہ لیتے۔ اور اس میں حصہ لینے سے محروم رہتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری زبان سے پہلے تین۔ اور دس اور پھر

انیس کا لفظ

نکلوا دیا۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ جب یہ لوگ ۱۹ سال تک پہنچ جائینگے۔ تو وہ اس میں اس طرح پھنس جائینگے کہ ان کا اس سے نکلنا مشکل ہوگا۔ اس وقت سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور ان میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے۔ اب اگر تحریک جدید کے کمزور ہونیکی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا تو تمہاری ناک کٹ جائیگی۔ اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے غیرتی اور بے حیائی کے کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے تم اس فرض کو جانے دو۔ تم اپنے ناک کی حفاظت کرو۔

اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے

تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ یہ طریق صرف اس لئے اختیار کیا تھا کہ تم کمزوری کا شکار نہ ہو جاؤ۔ اور تمہیں مضبوط جوتے اور بیاہ کی دکھانے کا موقعہ مل جائے۔ تم دس اور انیس ۱۹ کے پھیر میں نہ پڑو۔ یہ کام قیامت تک کیلئے ہے۔ یا یوں سمجھ لو۔ کہ یہ کام اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک تم زندہ رہو۔ جب تم مر جاؤ گے۔ تو یہ کام تمہارے لئے بند ہوگا۔ اور جب یہ بند ہوگا۔ تو تم مر جاؤ گے۔ اگر تبلیغ اسلام ختم ہوگی تو تمہاری روحانی زندگی ختم ہو جائیگی اور اگر تم روحانی طور پر زندہ رہو گے تو تبلیغ اسلام بھی ختم نہیں ہوگی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ تم نے بھی خدا تعالیٰ سے کچھ امیدیں لگا رکھی ہیں تم تحریک جدید میں

بڑھ چڑھ کر حصہ لو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ تو اپنے اعمال کے زور سے جنت میں چلے جائینگے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں عائشہ میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وجود بھی یہ کہتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا۔ تو تم کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے ہو۔ کہ تم اپنے اعمال کے زور سے جنت میں چلے جاؤ گے آخر وہ کیا چیز ہے۔ جو تم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرو گے اگر تم نماز پڑھتے ہو۔ تو تم اپنے فائدہ کے لئے پڑھتے ہو۔ اگر تم روزے رکھتے ہو تو تم اپنے فائدہ کیلئے رکھتے ہو۔ اگر تم حج کرتے ہو۔ تو تم اپنے فائدہ کے لئے کرتے ہو۔ اگر تم زکوٰۃ دیتے ہو۔ تو تم اپنے بھائی بندوں کے فائدہ کے لئے دیتے ہو

صرف ایک چیز ہے

جس کو تم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکتے ہو اور یہ کہہ سکتے ہو کہ اے خدا ہم نے تیری خاطر یہ کام کیا۔ ہم پاکستان میں رہتے تھے۔ تو تہہ بند باندھتے تھے پھٹی ہوئی پگڑیاں پہنتے تھے۔ کھانے کو پیٹ بھر کر بھی نہیں ملتا تھا مگر باوجود ان سب تکلیفوں کے ہم نے محض تیرے نام کو بلند کرنیکے چندے دیئے یہی وہ چیز ہے جس کو قیامت کے دن اپنی نجات کی خاطر تم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ جو محلّ الفضل کا منبع ہے تمہیں یہی کہہ سکتا ہے کہ تم نے تکلیفیں اٹھا کر میرے نام کو بلند کیا تھا۔ اب میں اس جہان میں تمہارے کام کو بلند کروں گا۔ پھر یہی وہ چیز ہے جسے تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر سکتے ہو اور کہہ سکتے ہو کہ

یا رسول اللہ

ہم نے آپ کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ کی ہے اس لئے آپ خدا تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت کریں پس اللہ تعالےٰ کے فضل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو کھینچنے کے لئے تبلیغ اسلام کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ اور دنیا میں سب سے مقدم یہی عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وجاھدھم بہ جہاداً کبیراً۔ تم قرآن کریم کو لے کر جہاد کبیر کرو۔ پس سب سے بڑا عمل یہی ہے کہ تم قرآن کریم کے ساتھ جہاد کبیر کرو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نماز اور روزہ سے جنت لے لو گے۔ تو تمہاری مرضی لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تکالیف اور مشکلات آتی ہیں۔ تو آنے دو۔ لیکن

تبلیغ کو نہ چھوڑو

تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے۔ اور تاتم رسول کریم سے دعوے سے کہہ سکو کہ ہم آپ کی شفاعت کے مستحق ہیں۔ ہم نے آپ کے لائے ہوئے دین کو جہنم سے نکالا ہے۔ کیا آپ ہمیں جہنم سے نہیں نکالیں گے۔ یا تم خدا تعالیٰ سے یہ کہہ سکو۔ کہ ہم نے تیرے نام کو دنیا میں روشن کرنے کیلئے فاقے بھی برداشت کئے ہیں۔ لیکن تجھے فاقے برداشت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم نے تکالیف برداشت کرکے تیرے دین کو زندہ کیا ہے۔ اب ہمیں زندگی دینے کے لئے تجھے تکالیف برداشت کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر کیا تو فاقے برداشت کئے بغیر اور تکالیف اٹھائے بغیر بھی ہمیں زندگی نہیں بخشے گا۔ پس

یہ وہ دلیلیں ہیں

جن کے ساتھ تم خدا تعالیٰ کے فضل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو حاصل کر سکتے ہو۔ انکے علاوہ اور کوئی چیز نہیں جس کے ذریعہ تم خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر سکو یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید رکھ سکو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر تمہاری سفارش کریں گے۔ تو ان کے پاس کوئی نہ کوئی دلیل تو ہونی چاہیئے۔ جو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں آپ یہ تو نہیں کہیں گے۔ کہ میں پارٹی کا پنچ ہوں اس لئے ان لوگوں کی شفاعت کرتا ہوں۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی نہ کوئی چیز پیش کرنی ہوگی۔ کہ یہ وجہ ہے۔ جس کی بنا پر میں ان کو اپنی پارٹی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ اور خدمت اسلام کے سوا مجھے کوئی اور چیز ایسی نظر نہیں آئی جس کی بناء پر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کریں

بے شک جنت میں جانے کے لئے طہارت نفس کی بھی ضرورت ہے۔ اسکے لئے ایمان کی بھی ضرورت ہے اس کے لئے خدمت خلق کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہماری کوششوں میں کمی رہ جاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص نے نماز نہیں پڑھی یا اس نے زکوٰۃ نہیں دی۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسکی سفارش کریں گے۔ آپ کی شفاعت اس لئے ہوگی۔ کہ ان لوگوں نے سارا زور لگا کر نمازیں پڑھی ہیں۔ سارا زور لگا کر روزے رکھے ہیں۔ لیکن پھر بھی کچھ کسر رہ گئی ہے۔ انہوں نے اچھی طرح حج کیا ہے لیکن پھر بھی اس میں کسر رہ گئی ہے۔ انہوں نے پورا زور لگا کر زکوٰۃ دی ہے، لیکن پھر بھی اس میں کچھ کسر رہ گئی ہے۔ اس کسر کو پورا کرنے کیلئے میں ان کی سفارش کرتا ہوں۔ انہوں نے پورا زور لگا کر اعمال صالحہ کئے ہیں لیکن پھر بھی کچھ کسر رہ گئی ہے آپ رحیم و کریم ہیں۔ آپ یہ کسر پوری کر دیں۔ پس

خدا تعالیٰ سے شفاعت کرنے کیلئے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چیز تو ہونی چاہیئے۔ کہ یہ شخص اخلاص سے کام کر رہا تھا لیکن اس کی کوششوں میں کمی رہ گئی۔ آپ اس کمی کو پورا کر دیں تم جب کسی سے کہتے ہو۔ کہ میرا فلاں کام کر دو۔ یا کسی سے سفارش کراتے ہو۔ تو ساتھ ہی یہ دلیل دیتے ہو کہ فلاں وجہ ہے جس کی بنا پر مجھے یہ حق حاصل ہے۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاس شفاعت کے لئے جائیں گے۔ تو آپ کے پاس کوئی نہ کوئی دلیل ہونی چاہیئے۔ جس کو پیش کر کے وہ خدا تعالیٰ سے شفاعت کر سکیں۔ اور وہ یہی ایک چیز ہے کہ ہم نے

خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت

کر کے اسے زندہ کیا تھا۔ اب وہ ہمیں زندہ کرے ہم نے خدا تعالیٰ سے سودا کیا تھا سو ہم نے اپنی شرط پوری کر دی اب اپنی شرط پوری کرے۔ یہی ایک دلیل ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ اور اسکا فضل حاصل کر سکتے ہیں۔ پس مت سمجھو۔ کہ یہ کوئی معمولی کام ہے بہت سمجھو۔ کہ اسے نظر انداز کر کے تم اپنی روحانیت کو سلامت رکھ سکتے ہو۔ یا قیامت کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مطالبہ کر سکتے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مطالبہ کرنے کے لئے کسی غیر معمولی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے رستہ سے ہٹ کر کوئی چیز ہے۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتی ہے۔ اور یہ کام یعنی خدمت اسلام رستہ سے ہٹ کر ہے۔ تم کہہ سکتے ہو۔ کہ اے خدا باقی کام تو ہم اپنے نفسوں کیلئے کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ کام ہم محض تیرے لئے کرتے رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کیلئے کرتے رہے ہیں جو دوسرے ممالک میں رہتے تھے۔ پس میں

جماعت کو توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ قربانی کیلئے چھلانگیں مار کر آگے آئے۔ تاکہ ہم جلد سے جلد اسلام کی اشاعت کر سکیں۔ اب دنیا کنارے پر لگ چکی ہے اسے ایک ٹھوکر کی ضرورت ہے طبائع میں سلامت روی پیدا ہو چکی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا دہریت اور بے دینی کی طرف جا رہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ

دنیا دہریت اور بے دینی کی طرف نہیں جا رہی

بلکہ عقل کی طرف جا رہی ہے۔ پہلے لوگ مولویوں اور پنڈتوں سے سن کر مذہبی باتیں مان لیتے تھے۔ اگر پنڈت کہہ دیتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا میں آکر ہمارے کاموں میں شریک ہو جاتا ہے تو وہ آمنا وصدقنا کہہ دیتے تھے۔ اگر پنڈت کہتے کہ خدا تعالیٰ بتوں میں آجاتا ہے۔ اور ہم سے باتیں کرتا ہے۔ تو وہ یہ باتیں مان لیتے تھے۔ اگر پنڈت کہتے کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم اس کے خاص لوگوں میں سے ہو تم دوسرے لوگوں کو مارتے پھرو۔ تو لوگ کہتے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں۔ اب اگر کسی کو بات کہو۔ تو وہ کہتا ہے پہلے مجھے سمجھاؤ۔ کہ یہ کس طرح درست ہے۔ لوگ اس کا نام بے دینی اور دہریت رکھتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچائی کی جستجو ہے۔ جو عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ نئی پود کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا ہو جاتا کہ تم ہمیں سمجھاؤ۔ تو ہم مانیں۔ یہ نہایت خوش قسمتی اور مفید احساس ہے۔ اب وہی مذہب غالب آسکتا ہے۔ جس کی بنیاد عقل پر ہو جس مذہب کی بنیاد عقل پر نہیں وہ مذہب ہار جائے گا۔ اور جس کی بنیاد عقل پر ہے وہ جیتے گا لوگ اسے دہریت اور بے دینی کہتے ہیں اور میں اسے دین کی جستجو اور اس کیلئے ایک تڑپ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ دماغوں کو اس طرف مائل کر رہا ہے کہ وہ معقول باتوں کو مانیں اور غیر معقول باتوں کو رد کریں۔ پس دنیا اسلام کے کنارے پہ کھڑی ہے۔ اور وہ زبان حال سے پکار رہی ہے۔ کہ مجھے اسلام دو۔ مجھے صداقت دو۔ تا میں اسے مان لوں۔ اس زریں موقعہ کو ہاتھ سے جانے دینا بہت بڑی غفلت اور جرم ہے۔

اسی سلسلہ میں میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ یکم فروری سے سات فروری تک

تحریک جدید کا ہفتہ

منایا جائے۔ ہر جگہ پر ایک بار یا دو دو تین تین بار جلسے کئے جائیں اور جماعت کے ہر فرد کے پاس جماعت کے مخلصین پہنچیں اور اسے اس تحریک میں شامل کریں۔ میں نے مخلصین کا لفظ اس لئے کہا ہے۔ کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ جماعت کا کچھ حصہ کمزور ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ مخلصین کمزوروں کے پاس پہنچیں تا ان میں سے بھی کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اسے تحریک جدید میں شامل کرنے کیلئے کوئی تحریک نہیں ہوئی۔ اور پھر جو شخص ایک دفعہ تحریک میں حصہ لے گا۔ اور یہ سمجھ لے گا۔ کہ یہ تحریک قیامت تک چلنے والی ہے وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اب

بعض لوگ ایسے ہیں

جو پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ یا انہوں نے اپنے سابقہ وعدوں کے مقابل پر صرف پندرھواں۔ سولھواں یا بیسواں حصہ چندہ لکھوایا ہے۔ لیکن وہ بھی ہیں جنہوں نے پہلے سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا ہے۔ ہمارے کارکن وعدوں میں کمی کرنے والوں پر چڑتے ہیں۔ اور قربانی کرنے والوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ جماعت میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے سابقہ وعدوں میں کافی اضافہ کیا ہے مثلاً کچھ دن ہوئے میرے سامنے ایک فہرست وعدہ کنندگان کی پیش ہوئی تھی۔ اس میں سے ایک شخص کا چندہ پچھلے سال ۶۰/- روپیہ تھا۔ اور اس سال اس نے ایک ہزار کا وعدہ کیا ہے۔

پس کارکنوں کو چاہیئے

کہ وہ وعدوں کو دیکھیں کمزوروں پر چڑنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے استقلال اور قوی جدوجہد کے ساتھ کمزور کو طاقت دی جائے۔ یہ ایک موڑ ہے جو انیس سال کے گزرنے کے بعد سامنے آگیا ہے۔ جب یہ موڑ گزر جائے گا۔ تو آگے کوئی موڑ نہیں آئے گا اب موت ہی ہے۔ جو چندہ دینے سے کسی کو روکے۔ اور موت سے آگے تو ہم کسی سے چندہ لے بھی نہیں سکتے یعنی اس کے آگے اور کوئی موڑ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص زندگی کے موڑ سے ہی مڑ جائے۔ اور ایسے شخص کا واسطہ خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے۔ پس اس سال ہمیں

خاص جدوجہد کی ضرورت ہے

اس کے لئے میں نے فروری کا پہلا ہفتہ مقرر کیا ہے یکم فروری سے سات فروری تک ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔ ان دنوں جماعت میں جلسے کئے جائیں اور ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور عہدہ صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ یا کوئی شخص ایسا نہ ہو جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق اپنی ماہوار آمد کا چوتھا، نصف، تیسرا، چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے۔ تو

ایک مہینہ کی ساری آمد

تحریک جدید میں دے یعنی جس شخص کی ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہے۔ وہ کم سے کم پچیس روپے اس تحریک میں دے یا خدا تعالیٰ اسے توفیق دے تو پچاس یا پچھتر یا سو روپیہ اس تحریک میں دے۔

پس اس ہفتہ میں لوگوں میں اس کی تحریک کی جائے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہم نے تحریک جدید میں حصہ لینے کے لئے کم از کم پانچ روپیہ کی شرط لگائی ہے۔ اگر کوئی شخص ایک ہزار روپیہ ماہوار والا بھی پانچ روپے دے کر اس تحریک میں شامل ہوتا ہے تو ہمیں اس کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں اسے سمجھانا چاہیئے۔ کہ تم

اپنی قربانی کا مقابلہ

دوسروں کی قربانی سے کر کے دیکھ لو۔ کیا وہ لوگ تھے جنہوں نے پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمد تحریک جدید میں دے دی۔ اور کہاں تم ہو۔ کہ تم اپنی ماہوار آمد سے جو ایک ہزار روپیہ ہے۔ صرف پانچ روپیہ اس تحریک میں دیتے ہو۔ وہ تو پانچ پانچ ماہ کی آمد میں تحریک جدید میں دے دیتے تھے۔ اور تم اپنی ماہوار آمد کا دو سوواں حصہ دیتے ہو۔ گویا تم ان کی قربانی کا ہزارواں حصہ قربانی کرتے ہو۔ اور اس قربانی کا ہمیں مجلسوں میں اظہار کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ بہرحال

تحریک کرنا تمہارا فرض ہے

اگر کوئی شخص اپنی حیثیت سے کم قربانی کرتا ہے۔ تو اس سے انکار کرنا ہمارا حق نہیں۔ چاہے کوئی لاکھوں روپے ماہوار آمد والا پانچ روپے لکھائے۔ تم لکھ لو۔ لیکن اسے یہ تحریک کرنی چاہیئے کہ تمہاری قربانی پہلوں کی قربانی سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔

جماعت کے دوستوں سے

میں امید کرتا ہوں

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو سمجھتے ہوئے سچے طور پر اور پورے اخلاص سے اس بات کے لئے زور لگا دیں گے۔ کہ اس سال تحریک جدید کے وعدے پچھلے سال کے وعدوں سے کم نہ رہیں۔ بلکہ ان سے بہت آگے نکل جائیں ؛

(الصلح کراچی مورخہ ۲۸ صلح ۱۳۳۲ ہش)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا عدالتی کمشن لاہور میں بیان

(۲)

مورخہ ۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر ۱۷ جنوری کو عدالتی کمشن لاہور میں جو بیان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس کی براہ راست اور پورے طور پر ذمہ دارانہ اطلاع مرکز قادیان میں نہیں پہنچی۔ چونکہ احباب اس بیان کی اشاعت کے متعلق بار بار خواہش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس لئے اخبار "ملت" لاہور میں جو بیان شائع ہوا ہے۔ اور جس کی صحت معلوم کرنے کے متعلق ہمارے پاس براہ راست کوئی فوری ذریعہ نہیں اسی کو ہدیۂ قارئین بدر کیا جاتا ہے۔ بعض غیر ضروری حصے اس میں سے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پر دوبارہ جرح شروع ہوئی تو عدالت نے ان سے حسب ذیل سوالات کئے:۔

سوال۔ کل آپ نے کہا تھا کہ گناہ کی ذمہ داری انفرادی ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ میں ایک مسلم ریاست کا ایک مسلمان شہری ہوں اور میں ایک دوسرے شخص کو قرآن اور سنت کی کوئی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو اس شخص کو اس خلاف ورزی سے روکنا اس معنی میں میرا مذہبی فریضہ ہوگا کہ اگر میں اس کو نہ روکوں تو خود گنہگار قرار پاؤں گا؟

جواب۔ آپ کا فریضہ اس شخص کو صرف نصیحت کرنا ہے

سوال:۔ اگر میں صاحب امر ہوں تو؟

جواب:۔ پھر بھی آپ پر یہ مذہبی فریضہ عائد نہیں ہوتا کہ آپ اس شخص کو روکیں۔

سوال۔ اگر میں صاحب امر ہوں تو کیا میرا فرض یہ ہوگا کہ میں ایسا دنیوی قانون بناؤں جس کے تحت ایسی خلاف ورزی موجب تعزیر ہو؟

جواب:۔ نہیں! یہ آپ کا مذہبی فریضہ نہیں ہوگا۔ لیکن آپ کو ایسا قانون بنانے کا اختیار حاصل ہوگا۔

انواع کفر

سوال:۔ کیا ایک سچے نبی کو نہ ماننا کفر نہیں ہے؟

جواب:۔ ہاں یہ کفر ہے۔ کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک کفر تو وہ ہوتا ہے جو فرد کو ملت سے خارج کر دیتا ہے۔ اور دوسرا کفر ملت سے اخراج کا باعث نہیں بنتا۔ کلمہ سے انکار پہلی نوعیت کا کفر ہے۔ کفر کی دوسری قسم وہ ہے جو اس سے کم درجہ کی بدعتوں سے رونما ہوتا ہے۔

سوال۔ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کو نہیں مانتا کیا وہ اگلے جہان میں سزا کا مستوجب ہوگا؟

جواب:۔ ہم ایسے شخص کو گنہگار سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا یا نہیں اس کا فیصلہ تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔

سوال:۔ خاتم النبیین میں "ت" کو آپ زبر سے پڑھتے ہیں یا زیر سے؟

جواب:۔ دونوں صحیح ہیں۔

سوال:۔ اس اصطلاح اصل معنی کیا ہیں؟

جواب:۔ اگر اس کو زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) دوسرے نبیوں میں ایک ایسی زینت ہیں جس طرح انگشتری انسان کے لئے زینت ہوتی ہے۔ اگر اس کو زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو لغت کہتی ہے جب بھی اصطلاح کا یہی مفہوم ہوگا اس سے مراد وہ شخص بھی ہوگا جو اس چیز کو اختتام تک پہنچا دے اس مفہوم کے مطابق اس کا مطلب یہ ہوگا کہ "خاتم النبیین" آخری نبی ہیں۔ دوسری صورت میں لفظ "النبیین" سے مراد صاحب شریعت پیغمبر یعنی دوسرے لفظوں میں "تشریعی نبی" ہوں گے۔

سوال:۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کس معنی میں نبی تھے؟

جواب:۔ میں اس سوال کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں وہ اس لئے نبی تھے کہ اللہ نے انہیں اپنی وحی میں یہی کہا ہے۔

سوال:۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی درجہ کا کوئی اور شخص آئندہ آسکتا ہے؟

جواب:۔ یہ ممکن ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا خدا کسی کو بھیجے گا یا نہیں۔

سوال:۔ کیا عورت نبی ہوسکتی ہے؟

جواب:۔ احادیث میں لکھا ہے کہ عورت نبی نہیں ہوسکتی۔

سوال۔ کیا آپ کی جماعت میں کسی عورت نے اس منصب کا دعویٰ کیا؟

جواب:۔ میرے علم کے مطابق نہیں۔

جہنم

سوال۔ کیا جہنم دائمی ہے؟

جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ کیا جہنم کوئی حیوان ہے یا متحرک شے ہے یا قائم جگہ؟

جواب:۔ جہنم محض ایک روحانی مظہر ہے۔

سوال:۔ غزالی کا کہنا ہے کہ جہنم ایک حیوان کی طرح ہے کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ مجازاً استعمال کیا گیا ہے۔

سوال:۔ اسلام کے بعض نکتہ چین یہ کہتے ہیں کہ اسلام جیسا کہ ایک عام عالم سمجھ سکتا ہے۔ ذہنی غلامی کو دائمی صورت عطا کرتا ہے کیونکہ یہ منکروں کو خواہ وہ کتنے ہی دیانتدار کیوں نہ ہوں ہمیشہ کے لئے جہنمی قرار دیتا ہے؟

جواب:۔ میرے خیال میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو جہنم کو دائمی نہیں سمجھتا۔

سوال:۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے اللہ اسے بھی بخشے گا جو مسلمان نہیں ہوگا۔

جواب:۔ جی ہاں یقیناً۔

سوال:۔ کیا اسلام "قوم" کے اس عصری تصور سے آگاہ ہے کہ کسی ریاست کے مختلف شہری خواہ وہ کسی بھی مذہب سے کیوں تعلق نہ رکھتے ہوں یکساں سیاسی حقوق رکھتے ہیں؟

جواب:۔ یقیناً ہے۔

سوال۔ اگر کوئی غیر اسلامی حکومت ایسا قانون بنائے جو قرآن و سنت کے منافی ہو تو اس کی رعایا کے مسلمان افراد کا کیا فرض ہے؟

جواب۔ اگر ریاست قانون سازی میں ایسے اختیارات استعمال کرے جو ریاست کی حیثیت سے وہ کر سکے۔ تو رعایا کے مسلمان فرد کو قانون کی تعمیل و احترام کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر یہ قانون ذاتی (پرسنل) ہو، مثلاً یہ مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکے تو یہ ایک بڑا مسئلہ بن جاتا ہے اس صورت میں مسلمان کو اس سرزمین سے ہجرت کر جانی چاہیئے۔ اگر یہ معمولی اور چھوٹا مسئلہ ہو، مثلاً ایسا معاملہ ہو جس کا تعلق وراثت یا شادی وغیرہ سے ہے تو مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس کے تابع کرے۔

سوال:۔ کیا ایک مسلمان کسی غیر مسلم ریاست کا وفادار ہوسکتا ہے؟

جواب:۔ یقیناً

سوال:۔ اگر وہ غیر مسلم ریاست کی فوج میں ہو۔ اور اسے ایک مسلم ریاست کے ساتھ لڑنے کے لئے کہا جائے تو اس کا کیا فرض ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ اس کا کام ہے۔ کہ وہ فیصلہ کرے کہ آیا مسلم مملکت حق پر ہے۔ تو اس کا یہ فرض ہے کہ وہ استعفاد دے یا اپنے آپ کو ایک دیانتدار معترض قرار دے۔ جیسا کہ بعض ممالک میں کیا جاتا ہے

سوال:۔ کیا آپ کا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بھی اسی اعتبار سے شافع ہوں گے جس طرح ہمارے رسول اکرمؐ کو شافع سمجھا جاتا ہے؟

جواب:۔ نہیں۔

الفضل

جماعت اسلامی کی طرف سے چودھری نذیر احمد خاں نے جرح کے دوران میں گواہ سے پوچھا کہ "الفضل" کا ان کے فرقہ کی نظروں میں کیا درجہ ہے اور ان کا اپنا اس سے کیا تعلق ہے؟

گواہ نے جواب دیا۔ یہ صحیح ہے کہ یہ اخبار میں نے شروع کیا تھا۔ لیکن دو تین سال بعد میں نے اپنے تعلقات اس سے منقطع کر لئے۔ میں نے ۱۹۱۹ء یا ۱۹۱۷ء میں تعلقات توڑ لئے تھے۔ اب یہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملکیت ہے۔

سوال:۔ ۱۹۱۶ء ۱۹۱۵ء کے بعد آپ کے اختیار میں تھا کہ آپ اس اخبار کی اشاعت بند کر دیں؟

جواب:۔ جی ہاں یہ اختیار اس اعتبار سے تھا کہ جماعت میری وفادار ہے۔ اور اگر میں اسے کہوں کہ وہ اس اخبار کو نہ خریدے تو لازمی طور پر اس کی اشاعت بند ہو جائے گی۔

عدالت نے پوچھا۔ کیا آپ انجمن کو مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ اس کی اشاعت روک دے تو امام جماعت نے کہا کہ میں انجمن کو مشورہ دے سکتا ہوں کہ وہ اس کی اشاعت بند کر دے۔

مومن اور مسلمان

وکیل کی جرح جاری ہونے پر گواہ نے مومن اور مسلمان کی اس تعریف سے اتفاق کیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے عدالت کے ایک سوال کے جواب میں پیش کی تھی۔

انہوں نے تسلیم کیا کہ اپریل ۱۹۱۱ء میں وہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ ان کے آج کے اور کل کے خیالات ان خیالات سے متضاد ہیں۔ جو انہوں نے اپریل ۱۹۱۱ء کے تشحیذ الاذہان کے دیباچہ میں لکھے تھے۔

سوال:۔ کیا آپ اس اعتقاد کو اب بھی مانتے ہیں جو آپ نے "آئینہ صداقت" کے باب اول میں صفحہ ۳۵ پر لکھا تھا کہ تمام وہ مسلمان جنہوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق سنا ہو یا نہیں۔ اگر ان کی بیعت نہیں کرتے۔ وہ کافر ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

جواب:۔ بیان سے خود بخود ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں جب میں لفظ کافر استعمال کرتا ہوں۔ تو میرے ذہن میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں۔ جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں ہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میرے ذہن میں مفردات [illegible] راغب کے ۔۔۔

پر دیا ہوا قول ہوتا ہے جس میں اسلام کی دو طریقوں پر تعریف کی گئی ہے یعنی "دُون الایمان" اور "فوق الایمان"۔ "دُون الایمان" میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کا درجہ ایمان سے ایک درجہ کم ہوتا ہے۔ "فوق الایمان" اُن مسلمانوں کو بیان کرتا ہے۔ جو ایمان میں ممتاز ہوتے ہیں۔ اور وہ ایمان سے بلند ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا۔ کہ بعض لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میری مراد ان مسلمانوں سے تھی۔ جنہیں فوق الایمان کی تعریف کے مطابق ایسا کہا جا سکتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں رسول کریمؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور حمایت کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال:۔ کیا مالیہ ایجی ٹیشن کے شروع ہونے سے قبل آپ اُن مسلمانوں کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے "کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے رہے ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں۔ میں یہ کہتا رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کی تشریح کرتا رہا ہوں۔ کہ میں نے کافر اور خارج از دائرہ اسلام کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔

سوال:۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ اس ایجی ٹیشن کے شروع ہونے سے قبل آپ اپنی جماعت کو مشورہ دیتے رہے تھے کہ وہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھیں اور غیر احمدیوں سے اپنی لڑکیوں کی شادی نہ کریں؟

جواب:۔ غیر احمدی علماء اس قسم کے مشورے دیا کرتے تھے اور میں نے یہ سب کچھ ان کے مشورہ کے جواب میں کہا تھا۔ مگر میں نے اُن سے کچھ کم ہی کہا تھا۔ بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہوتا ہے۔

سوال۔ آپ نے اپنی شہادت میں کہا ہے کہ جو شخص دیانتداری سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتا مسلمان رہتا ہے۔ کیا آپ کا نظریہ شروع سے یہی رہا ہے؟

جواب۔ جی ہاں۔

اختلافات بنیادی نہیں

سوال:۔ کیا احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان اختلافات، بنیادی ہیں؟

جواب:۔ اگر لفظ بنیادی کا وہی مطلب ہے۔ جو مطلب ہمارے رسولِ اکرمؐ لیا کرتے تھے تو یہ اختلافات بنیادی نہیں ہیں۔

سوال:۔ اگر لفظ بنیادی عام معنی میں استعمال کیا جائے؟

جواب:۔ عام معنی میں اس لفظ سے ابتدائی یا پہلے کا مطلب لیا جاتا ہے۔ یہ عام معنی بھی لئے جائیں تو اختلافات بنیادی نہیں بلکہ فروعی ہیں۔

عدالت

سوال:۔ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب:۔ دو تین لاکھ کے مابین۔

وکیل (مزید)

سوال:۔ کیا "تحفہ گولڑویہ" جو ستمبر ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تالیف کی ہوئی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا آپ کو معلوم ہے یا نہیں کہ ذیل کے پیراگراف میں جس عقیدہ کا ذکر ہے وہ عامۃ المسلمین کا ہے؟

"جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر ایمان فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں ۔۔ ایک بعثت محمدی جو جلالی رنگ میں ہے دوسری بعثت احمدی جو جمالی رنگ میں ہے"۔

جواب:۔ عامۃ المسلمین کے نزدیک یہ بات صرف رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ بنیادی طور پر تو رسول اکرمؐ پر صادق آتی ہے۔ لیکن ظلی طور پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر بھی صادق آتی ہے

سوال:۔ از راہ کرم ۲۱ر اگست ۱۹۱۷ء "الفضل" کے کالم ایک کو دیکھئے جہاں آپ نے اپنی جماعت اور غیر احمدیوں میں فرق بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

"ورنہ حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے ہمارا اسلام اور ہے ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے ہمارا حج اور ہے اور اُن کا حج اور ہے اسی طرح ان سے ہر حالت میں اختلاف ہے"۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ اس وقت میرا کوئی ڈائری نویس نہیں تھا اس لئے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ میری بات کی صحیح رپورٹ ہوئی ہے یا نہیں تاہم اس عبارت کا مجازی مطلب لینا چاہیئے۔ مدعا یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم زیادہ خلوص سے کام کرتے ہیں

سوال۔ کیا آپ نے "انوارِ خلافت" کے صفحہ ۹۳ پر یہ لکھا ہے

"اب یہ سوال اور رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے اُن کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے۔ تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟"

جواب:۔ جی ہاں۔ لیکن یہ بات میں نے اس لئے کہی تھی کہ غیر احمدی علماء نے فتویٰ دیا تھا کہ احمدیوں کے بچے مر جائیں تو انہیں عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ درحقیقت بعض احمدی عورتوں اور بچوں کی میتیں قبریں کھود کر نکال اور باہر پھینکی گئیں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کہا چونکہ ان غیر احمدی علماء کا فتویٰ ابھی برقرار ہے اس لئے میرا فتویٰ بھی برقرار ہے۔ باایں ہمہ بانیٔ سلسلہ کا ایک فتویٰ ہمیں اب ملا ہے جس کے مطابق یہ ممکن ہو گیا ہے کہ غور و خوض کے بعد پہلے فتوے میں ترمیم کر لی جائے۔

سوال۔ کیا یہ صحیح ہے کہ "حقیقۃ الوحی" کے ۱۶۳ پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مبینہ طور پر یہ کہا ہے

"علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"

جواب:۔ جی ہاں۔ یہ الفاظ عام حاشیہ میں استعمال کئے گئے ہیں۔

ہجری شمسی مہینے

سوال:۔ "الفضل" میں لکھی ہوئی ۱۴ر ہجرت کی اس تاریخ سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ اس سے ۱۴ر مئی مراد ہے۔

عدالت

سوال:۔ آپ اس مہینے کو "ہجرت" کیوں لکھتے ہیں؟

جواب:۔ کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ رسول اکرمؐ کی ہجرت مئی میں ہوئی۔

وکیل (مزید)

سوال:۔ آپ ہجری تقویم سے حساب کرتے ہیں یا عیسائی تقویم سے؟

جواب: ہم نے صرف یہ کیا ہے کہ شمسی نظام کے تقویمی مہینوں کو رسول اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف واقعات کے اعتبار سے مختلف نام دے دیئے ہیں۔

سوال۔ کیا الفضل مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۴۶ء کی رپورٹ کے مطابق آپ نے اقلیت، قرار دیئے جانے مطالبہ کیا تھا؟

جواب:۔ نہیں۔ اصل واقعات یہ ہیں ۱۹۴۶ء میں جب مسلمانوں اور ہندوؤں میں اختلافات پیدا ہوئے تو حکومت نے مختلف فرقوں کی جماعتوں سے استفسارات کئے۔ ان میں ہمیں مسلمانوں کی ایک جماعت قرار دیا گیا تھا۔ ہم نے مسلم لیگ کے بعض ارکان سے کہا کہ یہ انگریز کی چال ہے جو غیر مسلم جماعتوں کی تعداد بڑھا دی ہے۔ اور مسلمانوں کو صرف ایک جماعت رہنے دیا ہے۔ اس لئے ہم نے حکومت سے احتجاج کیا کہ احمدیوں سے ایک جماعت کی حیثیت سے استفسار کیوں نہیں کیا گیا؟ حکومت نے جواب دیا کہ ہم سیاسی نہیں بلکہ مذہبی جماعتیں ہیں۔

سوال:۔ کیا مارچ ۱۹۱۷ء کے جلسہ سالانہ کے کسی اجلاس میں آپ نے وہ بیان دیا تھا جس کا ذکر "عرفانِ الٰہی" نام کی تالیف کے صفحہ ۹۳ پر "انتقام لینے کا زمانہ" کے زیر عنوان ہوا ہے اور جس میں کہا گیا ہے "اب زمانہ بدل گیا ہے دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا مگر اب مسیح اس لئے آیا ہے کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتارے"؟

جواب:۔ جی ہاں۔ لیکن اقتباس والے اس فقرے کی تشریح اس کتاب کے صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ پر کی گئی ہے۔ جہاں میں نے کہا ہے:۔

"لیکن کیا ہمیں اس کا کچھ جواب نہیں دینا چاہیئے اور اس خون کا بدلہ نہیں لینا چاہیئے؟ لیکن اس طریق سے جو حضرت مسیح موعود نے بتا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کابل کی سرزمین سے اگر ایک احمدیت کا پودا کاٹا گیا ہے تو اب خدا تعالےٰ اس کی بجائے ہزاروں پودے وہاں لگائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عبد اللطیف صاحب شہید کے قتل کا بدلہ یہ نہیں رکھا گیا کہ ہم ان کے قاتلوں کو قتل کر دیں اور ان کا خون بہائیں کیونکہ حریف کو قتل کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے پُرامن ذرائع سے کام کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے نہ کہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ ان کے اور ان کی نسل کے دلوں میں احمدیت کا بیج بوئیں اور انہیں احمدی بنائیں اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہتے ہیں اس کو ہم قائم کریں اب ہمارا کام یہ ہے کہ ان کے خون کا بدلہ لیں۔ اور ان کے قاتل جس کو مٹانا چاہتے ہیں اسے قائم کر دیں۔ اور چونکہ خدا کی برگزیدہ جماعتوں میں شامل ہونے والے اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی یہ کام نہیں ہے کہ سید عبد اللطیف صاحب کے قتل کرنے والوں کو دنیا سے مٹا دیں اور قتل کر دیں بلکہ یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے قائم کر دیں۔ اور ابدی زندگی کا مالک بنا دیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ انہیں احمدی بنائیں۔

عدالت

سوال:۔ اس عبارت میں "احمدیت" سے کیا

مراد ہے؟

جواب :- اسلام کی وہ توضیح جو بانی سلسلہ احمدیہ نے کی۔

جرح وکیل (مزید)

سوال :- کیا "الفضل" مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء کا اداریہ مقالہ آپ کی نظر سے گزرا ہے جو "خونی ملّا کے آخری دن" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور جس میں یہ الفاظ آئے ہیں :-

"ہاں آخری وقت آن پہنچا ہے ان تمام علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا جن کو شروع سے لے کر آج تک یہ خونی ملّا قتل کرواتے آئے ہیں۔ ان [illegible] خون کا بدلہ لیا جائے گا :- (۱) عطاء اللہ شاہ بخاری سے (۲) ملّا بدایونی سے (۳) ملّا احتشام الحق سے (۴) ملّا محمد شفیع سے (۵) ملّا مودودی [illegible] (پانچویں سوار) سے۔"

جواب :- اس تحریر کے متعلق منٹگمری کے ایک شخص نے مجھ سے شکایت کی تھی۔ میں نے متعلقہ ناظر سے جواب طلبی کی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اس کی تردید کئے گئے مدیر سے کہہ چکے ہیں۔

سوال :- کیا یہ تردید آپ کے علم میں آئی؟

جواب :- نہیں۔ لیکن مجھے ابھی ابھی "الفضل" مورخہ ۲۳ راگست ۱۹۵۲ء میں مقالہ "ایک غلطی کا ازالہ" دکھایا گیا ہے۔ جس میں زیر بحث تحریر کی توضیح کر دی گئی ہے۔

عدالت

سوال :- اس اداریہ مقالہ میں جن مولویوں ملّا کہا گیا ہے۔ کیا انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں؟

جواب :- میں صرف یہ جانتا ہوں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔

جرح وکیل (مزید)

سوال :- کیا "تشحیذ الاذہان" کی جون ۱۹۱۹ء کی اشاعت میں صفحہ ۲۸ پر آپ نے یہ بات لکھی تھی :-

"خلیفہ ہو تو جو پہلا ہو۔ اس کی بیعت ہو۔ جو بعد میں دوسرا پہلے کے مقابل پر کھڑا ہو جائے جیسے لاہور میں ہے تو اسے قتل کر دو۔ مگر یہ قتل کا حکم تب ہے۔ جب سلطنت اپنی ہو۔ اب اس حکومت میں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔"

جواب :- جی نہیں۔ ڈائری نویس نوآموز تھا۔ میں نے جو کچھ کہا اس نے اس کی غلط ترجمانی کی۔ میں نے درحقیقت جو کچھ کہا تھا اس کی توضیح میں نے اس وقت کر دی تھی۔ جب احمدیوں کی لاہوری جماعت نے حکومت سے شکایت کی اور حکومت نے مجھ سے جواب طلبی کی۔

سوال :- کیا آپ کی جماعت خالص مذہبی جماعت ہے یا سیاسی جماعت بھی ہے؟

جواب :- یہ جماعت بنیادی طور پر مذہبی جماعت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسے دماغ عطا کئے ہیں جو سیاسی مسئلہ سے بے تعلق نہیں رہ سکتے۔

بلوچستان

سوال :- کیا آپ نے کوئٹہ میں اپنے خطبہ جمعہ میں وہ تقریر (دستاویز ڈی۔ای ۳۲۴) کی تھی۔ جو "الفضل" مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۴۸ء میں شائع ہوئی ہے؟

جواب :- جی ہاں۔

سوال :- جب آپ نے اس تقریر میں ذیل کے الفاظ کہے تو اس سے آپ کی کیا مراد تھی۔

"یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہمیں (بیس) ہماری مضبوط نہ ہو۔ پہلے بیس مضبوط ہو تو تبلیغ پھیلتی ہے۔"

جواب :- یہ الفاظ اپنی تشریح آپ کرتے ہیں۔

سوال :- اور آپ نے جب یہ کہا تھا۔ کہ بلوچستان کو احمدیت میں تبدیل کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ کم از کم ایک صوبہ تو ہمارا کہلا سکے! اس سے آپ کی کیا مراد تھی؟

جواب :- ایسا کہنے کے دو سبب تھے (۱) موجودہ نواب قلات کے دادا احمدی تھے۔ اور (۲) بلوچستان ایک چھوٹا سا صوبہ ہے۔

سوال - کیا آپ نے خطبہ جمعہ میں وہ الفاظ کہے جو ۲۲ راکتوبر ۱۹۴۸ء کے "الفضل" (دستاویز ڈی۔ای ۲۱۵) میں اس طرح شائع ہوئے ہیں :

"میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا یہ ہمارا ہی شکار ہوگا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے اب یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں۔"

جواب :- جی ہاں۔ لیکن اس عبارت کو لفظی معنی میں نہیں لینا چاہیئے۔ یہاں مستقبل کا ذکر ہے میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کہ چونکہ ایک احمدی فوجی افسر اس صوبہ میں مارا گیا ہے۔ اس لئے یہ صوبہ لازماً احمدی ہو جائے گا۔

سوال - کیا ربوہ محض احمدیوں کی بستی ہے؟

جواب :- یہ زمین صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے خریدی تھی۔ اور اسی کی ملکیت ہے۔ انجمن اس کے متعلق جو چاہے کر سکتی ہے۔ بعض غیر احمدیوں نے زمین خریدنے کی درخواست کی تھی۔ انجمن نے کہا اسے اچھے ہمسایوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سوال :- کیا کسی غیر احمدی نے یہ زمین خریدی؟

جواب :- مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک غیر احمدی نے ایسا کیا تھا لیکن مجھے اس کا کوئی ذاتی علم نہیں ہے۔

سوال - فسادات کے ایام میں آپ کہاں تھے؟

جواب :- ربوہ میں۔

سوال :- کیا ان دنوں لاہور میں جو واقعات ہوئے ویسے ہی ربوہ میں بھی ہوئے؟

جواب :- جی نہیں۔

سوال :- کیا آپ اپنی جماعت کے ارکان سے بار بار یہ کہتے رہے ہیں کہ ان کا اصلی گھر قادیان ہے۔ اور بالآخر وہ قادیان ہی میں جائیں گے؟

جواب :- ہر مسلمان کو اپنے وطن میں واپس جانے کا آرزومند ہونا چاہیئے۔

سوال - کیا بھارت میں کوئی جماعت احمدیہ ہے؟

جواب :- جی ہاں۔

سوال :- انگریزی حکومت کے عہد میں بانی سلسلہ احمدیہ کا موقف کیا تھا؟

جواب :- میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان جس ملک میں رہے اسے میری بیان کی ہوئی شرائط کے تحت اس کی حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔

سوال :- کیا یہ حقیقت ہے کہ بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہونے پر قادیان میں خوشیاں منائی گئیں؟

جواب :- یہ بالکل غلط ہے۔

سوال :- آپ کے تصور کی اسلامی ریاست میں کیا کوئی غیر احمدی صدر ریاست کا عہدہ سنبھال سکے گا؟

جواب :- جی ہاں۔ ایسی ریاست جیسی پاکستان اور مصر وغیرہ ہیں۔

سوال :- فرض کیجئے کہ پاکستان ایک مذہبی ریاست نہیں ہے۔ آپ کے خیال کے مطابق کیا کسی غیر مسلم کا صدر ریاست بننا ممکن ہوگا؟

جواب :- اس بات کا فیصلہ کرنا کہ صدر ریاست مسلم ہو یا غیر مسلم مجلس قانون ساز کی اکثریت کا کام ہے۔

سوال :- کیا آپ اپنی جماعت کے اراکین سے یہ تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ کہ انہیں دوسرے مسلمانوں سے مختلف معاشرہ اختیار کرنا چاہیئے؟

جواب :- جی نہیں۔

سوال :- کیا آپ نے اپنی جماعت کے ارکان کو ہدایت کی تھی کہ وہ پاکستان میں سرکاری عہدوں پر قبضہ کر لیں؟

جواب :- جی نہیں۔

ربوہ کا محل وقوع

سوال :- کیا ربوہ کا محل وقوع خاص طور فوجی اہمیت رکھتا ہے؟

جواب :- جی ہاں۔ حکومت پاکستان کے ہاتھوں میں یہ ایک فوجی اہمیت کا مقام ہوگا۔

سوال :- کیا آپ نے جیسا کہ الفضل (۱۹ نومبر ۱۹۴۸ء صفحہ ۲) میں درج کیا گیا ہے۔ ربوہ میں ایک پریس کانفرنس میں یہ بیان کیا تھا۔

"گو یہ زمین موجودہ صورت میں واقعی بنجر ہے اور اس میں کوئی جاذبیت نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اسے ایک نہایت شاندار شہر کی صورت میں تبدیل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں جو فوجی لحاظ سے پاکستان میں محفوظ ترین مقام ہوگا۔"

جواب :- میں اب پانچ سال کے بعد یاد نہیں کر سکتا کہ وہ ٹھیک ٹھیک الفاظ کیا ہیں جو میں نے ایک پریس کانفرنس میں کہے تھے۔

سوال :- (عدالت کی طرف سے) کیا آپ کے خیال میں ربوہ فوجی اہمیت رکھنے والا مقام ہے؟

جواب :- ریلوے لائن اور سڑک دونوں اس شہر کے درمیان سے گزرتی ہیں۔ اس لئے اسے حکومت پاکستان کے خلاف فوجی اہمیت رکھنے والا مقام خیال نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے لوگوں کے نقطۂ نظر کے مطابق بہر حال یہ بھارت کے لئے فوجی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس پر مینیوٹ کی طرف سے حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ دریائے چناب کی دوسری طرف واقع ہے۔

مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کی جرح

سوال :- مسیلمہ ابن الحبیب کے دعوے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب :- اس کا دعویٰ جھوٹا تھا۔

سوال :- کیا اس نے کلمہ پڑھا تھا؟

جواب :- جی نہیں۔

سوال :- کیا وہ مسلمان تھا؟

جواب :- جی نہیں۔

سوال :- "حقیقت الوحی" کے صفحہ ۱۳۴ پر بیان کیا گیا ہے کہ

"پھر اسوائے اس کے کیا کسی مرتد کے ارتداد سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ سلسلہ جس میں یہ مرتد خارج ہوا حق نہیں ہے۔ کیا ہمارے مخالف علماء کو خبر نہیں کہ کئی بدبخت حضرت موسیٰ کے زمانے میں ان سے مرتد ہو گئے تھے۔ پھر کئی لوگ حضرت عیسیٰ سے مرتد ہو گئے تھے اور کئی بدبخت اور بدقسمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ سے مرتد ہو گئے۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب بھی مرتدین میں سے ایک تھا۔"

سوال :- کیا مسیلمہ کذاب آپ کے خیال کے مطابق

مرتد تھا؟

جواب:- جی ہاں۔ جب میں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں تھا تو اس سے میرا مطلب تھا کہ نبوت کا دعوےٰ کرنے کے بعد وہ مسلمان نہیں رہا۔

سوال:- کیا آپ نے سجاد نبیہ کاذبہ، اسود النبی اور طلیحہ السدی کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا ہے؟

جواب:- جی ہاں۔

سوال:- کیا ان تمام اشخاص نے جن میں ایک عورت بھی تھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے نتیجہ کے طور پر مسلمانوں نے ان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا؟

جواب:- جی نہیں! صورت حال اس سے بالکل مختلف ہے ان اشخاص نے جن میں سے ہر ایک نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا مسلمانوں پر حملے کئے۔ جس پر مسلمانوں نے اس کے جواب میں ان کو شکست دی تھی۔

سوال:- کیا حسب ذیل اشخاص نے وقتاً فوقتاً نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟

۱۔ حارث دمشقی سنہ ۶۸۵-۷۰۵ء خلیفہ عبدالملک کے زمانے میں۔

۲۔ مغیرہ بن سعید الاجلی سنہ ۷۳۴-۷۸۱ء

۳۔ ابو منصور الاجلی سنہ ۷۳۴-۷۸۱ء

۴۔ اسحاق الاخراس المغربی سنہ ۷۵۰-۷۸۵ء

۵۔ ابو عیسیٰ اسحاق اصفہانی سنہ ۷۵۴-۷۷۵ء

۶۔ علی بن محمد خارجی سنہ ۸۶۹ء

۷۔ حامین من اللہ ماحاسی

۸۔ محمود واحد گیلانی سنہ ۱۵۸۶-۱۵۲۸ء

۹۔ محمد علی باب سنہ ۱۸۵۰ء

جواب:- محمد علی باب کے سوا میں دوسرے ناموں کے متعلق یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ محمد علی باب نے اپنے آپ کو نبی نہیں بلکہ مہدی موعود کہا تھا۔

سوال:- آپ نے تشریعی اور غیر تشریعی نبی کا فرق تو بیان کر دیا ہے۔ مہربانی کر کے ظلی اور بروزی نبی کی بھی تعریف کر دیجئے؟

جواب:- یہ اصطلاحات ظاہر کرتی ہیں کہ جس شخص کے لئے انہیں استعمال کیا جاتا ہے وہ خود بعض صفات نہیں رکھتا بلکہ ان کی حیثیت ایک عکس کی ہوتی ہے۔

سوال:- کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ایک تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟

جواب:- جی نہیں۔

سوال:- کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے "اربعین" حصہ چہارم کے صفحہ ۸۳ اور ۸۴ پر حسب ذیل نہیں لکھا:-

"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہ بھی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام کہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالك ازکی لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ، صحف ابراھیم وموسیٰ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتمہ ہے تاہم خدا تعالےٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعے سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو، خون نہ کرو، اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤخورد ہو گئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

لہ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلك باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے":

جواب:- جی ہاں! لیکن انہوں نے ایک بعد کی کتاب میں اس کی تشریح کی ہے (گواہ نے ایک کتاب سے پڑھ کر سنایا)

سوال:- کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ان لوگوں کو مرتد کہا ہے جو احمدی بننے کے بعد اپنے عقیدے سے پھر گئے؟

جواب:- مرتد کا مطلب صرف یہ ہے کہ ایسا شخص جو واپس پھر جائے۔ مولانا مودودی نے بھی یہ اصطلاح استعمال کی ہے۔

سوال:- کیا آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ان ماموروں میں شمار کرتے ہیں جن کو مسلمان کہلانے کے لئے تسلیم کرنا ضروری ہے؟

جواب:- میں اس سوال کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں۔ کوئی بھی جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان نہیں رکھتا۔ دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

سوال:- رسول کریمؐ کے بعد سے کتنے سچے نبی ہوئے ہیں؟

جواب:- میں کسی کو بھی نہیں جانتا۔ لیکن اس اعتبار سے کہ ہمارے رسول کریمؐ کی ایک حدیث کے مطابق ان کی امت کے علماء تک ان کی عظمت منعکس ہوتی ہے، سینکڑوں اور ہزاروں ظاہر ہو چکے ہوں گے۔

سوال:- کیا آپ اس حدیث کو صحیح مانتے ہیں؟

جواب:- جی ہاں۔

سوال:- کیا آپ مانتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا مقام رسول کریمؐ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے؟

جواب:- ہم انہیں صرف مسیح ناصری پر ترجیح دیتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

۲۹ رجنوری۔ بعد نماز جمعہ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے جناب مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے سے ایڈیٹر اخبار بدر کا چارج لیا۔ اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابی محترم ڈاکٹر عطر دین صاحب و محترم چوہدری حسن دین صاحب موجود تھے احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ موجودہ عملہ کو بہترین رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ آمین۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب نظارت امور عامہ و خارجہ کے اہم فرائض کے علاوہ بدر کا کام کرتے رہے ہیں۔

۲۔ یکم رفروری اللہ تعالےٰ نے محمد شریف صاحب گجراتی کو دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے ہر طرح مبارک کرے۔

۳۔ ۳ رفروری جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ جو بتاریخ ۲۰ ؍ ۱ کو زیارت قادیان کے لئے مع اہلیہ محترمہ وارد دارالامان ہوئے تھے۔ آج ربوہ کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔

نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

قادیان مورخہ ۲۷ رجنوری۔ آج سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ میونسپل کمشنر قادیان اور سردار آتما سنگھ صاحب کی طرف سے نوابزادہ میاں مسعود احمد خان صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی۔ اس میں سردار سنتوکھ سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول سردار پتر سنگھ صاحب اور سردار بلدیو سنگھ صاحب بھی شامل ہوئے۔

جماعت کی طرف سے مولوی برکات احمد صاحب ناظر صاحب امور عامہ اور بعض دوسرے دوستوں نے شمولیت کی۔

صدقہ جاریہ

تبلیغی اغراض کے پیش نظر ہندوستان کے اہم مقامات کی لائبریریوں میں سلسلہ کے اخبارات و رسائل رکھوانے کا ارادہ ہے۔ مگر مرکز کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر نظارت تبلیغ یہ اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر جماعت کے صاحب حیثیت و توفیق حضرات اس کار خیر میں شریک ہونا چاہیں۔ تو وہ کسی ایک اخبار کی قیمت مرکز میں ادا فرما دیں۔ تو انشاء اللہ اس پروگرام پر جلد سے جلد عمل ہو سکتا ہے۔ اخبارات و رسائل کا سالانہ چندہ حسب ذیل ہے:

۱۔ روزنامہ الفضل ۳۵ روپے سالانہ
سالانہ خطبہ نمبر -/۸/۷
۲۔ ہفت روزہ بدر -/۶ روپے سالانہ
۳۔ رسالہ الفرقان ماہنامہ -/۵ " "
۴۔ ریویو آف ریلیجنز " -/۱۰ " "
۵۔ ماہنامہ خالد " -/۲ " "
۶۔ رسالہ المصباح ماہنامہ -/۵ " "

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر تحریک درویش فنڈ میں حصہ لینے والے اصحاب قافلہ

گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر جو اصحاب پاکستان سے بغرض زیارت تشریف لائے تھے ان میں سے مندرجہ ذیل احباب نے تحریک درویش فنڈ میں حصہ لیا۔ نقد ادائیگی کے علاوہ وعدہ جات بھی کئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ان دوستوں کی فہرست بغرض دعا و یاد دہانی ادائیگی وعدہ جات شائع کی جاتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام معطی	رقم وعدہ	نقد ادائیگی قادیان میں	باقی قابل ادا دوران سال
۱	شیخ اللہ بخش صاحب بزاز لائلپور	۱۷/-	۵	۱۲-۰-۰
۲	" فضل حسین صاحب بزاز کارخانہ بازار لائلپور	۱۰/-	۱۰-۰-۰	×
۳	ماسٹر محمد انور صاحب اول مدرس موضع نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ	۱۲/-	۱-۰-۰	۱۱-۰-۰
۴	بھائی محمود احمد صاحب بلاک ۲ سرگودہا	۶۰/-	×	۶۰-۰-۰
۵	چوہدری قائم الدین صاحب ابن وزیر خان صاحب چک ۶۹ ر ب لائلپور	۵/-	۵-۰-۰	×
۶	ملک نذیر احمد صاحب آف منٹگمری	۱۰/-	۱۰-۰-۰	×
۷	چوہدری عبد الحمید صاحب ابن فضل دین صاحب موتی والا۔ لائلپور	۲۰/-	×	۲۰-۰-۰
۸	محمد عمر خان صاحب اپیل نویس مانسہرہ ضلع ہزارہ	۵/-	۵-۰-۰	×
۹	مرزا عبد الحق صاحب مدرس آزاد کشمیر	۱۲/-	×	۱۲-۰-۰
۱۰	قریشی قمر احمد صاحب	۱۰/-	۱۰-۰-۰	×
۱۱	شیخ محمد اکرم صاحب لائلپور	۱۲/-	×	۱۲-۰-۰
۱۲	مقبول احمد صاحب ذبیح متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ	۱/-	۱-۰-۰	×
۱۳	محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت	۳۰/-	—	۳۰-۰-۰
۱۴	عبد الرحیم صاحب سیہ والا	۱۴/-	۲-۰-۰	۱۲-۰-۰
۱۵	حاجی عبد الکریم صاحب ولد غلام حیدر خان صاحب ربوہ حال کراچی	۶۰/-	—	۶۰-۰-۰
۱۶	جان دین صاحب خلیل دواخانہ شیخوپورہ	۱/-	۱-۰-۰	—
۱۷	میر مشتاق احمد صاحب ایواز باغ لاہور	۲۴/-	—	۲۴-۰-۰
۱۸	میتہ عبد الرزاق صاحب ربوہ حال کراچی	۱۰/-	۱۰-۰-۰	—
۱۹	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی منجانب جماعت احمدیہ لائلپور	۱۰۰/-	—	۱۰۰-۰-۰
۲۰	محمد عبد اللہ صاحب ظفر وال	۵/-	۵-۰-۰	—
۲۱	لال دین صاحب	۶/-	۶-۰-۰	—
۲۲	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب معرفت صوفی خدا بخش صاحب ربوہ	۲۴/-	—	۲۴-۰-۰
۲۳	ماسٹر فضل کریم صاحب اکمل مدرس بالکا ڈاکخانہ مانگا ضلع لائلپور	۱۲/-	—	۱۲-۰-۰
۲۴	منشی عبد الحق صاحب کاتب ربوہ	۲/-	۲-۰-۰	—
۲۵	چوہدری عبد الحق صاحب کرنڈی	۱۰/-	۱۰-۰-۰	—
۲۶	" حمید الدین صاحب "	۱۰۰/-	—	۱۰۰-۰-۰
۲۷	محمد صادق صاحب ضلع جھنگ	۵/-	۵-۰-۰	—
۲۸	محمد ادریس صاحب کرنڈی	۵/-	۵-۰-۰	—
۲۹	نامعلوم دوست جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے	—	۲-۰-۰	—
۳۰	فضل دین صاحب	۲/-	۲-۰-۰	—
۳۱	ماسٹر محمد یحییٰ صاحب	۱/-	۱-۰-۰	—
۳۲	مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ربوہ	۱۲/-	—	۱۲-۰-۰
۳۳	نامعلوم دوست جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا	—	۲-۰-۰	—

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ جنوری ۱۹۵۴ء

جن احباب کی طرف سے ماہ جنوری میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہوئی ہیں ان کی اسم وار فہرست ذیل میں بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس فنڈ کی ضرورت کے متعلق پیشتر ازیں مختلف اوقات پر بذریعہ اخبار بدر اور انفرادی و جماعتی تحریکات سے توجہ دلائی جا چکی ہے اور اس فنڈ کے بڑھانے کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد بھی جماعتوں تک پہنچایا جا چکا ہے۔

موجودہ آمد درویشان کے مستقل ماہوار ضروری اخراجات کے مقابل پر بہت کم ہے اور اس میں ابھی بہت اضافہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے افراد ایسے بھی ہیں جنہوں نے اخبار وعدہ مرکز میں بھجوائے تھے مگر انکی طرف سے ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں کی جا رہی ہے۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف فوری متوجہ ہوں اور جو دوست تا حال کسی وجہ سے وعدہ نہ کر سکے ہوں وہ اپنے وعدے بھجوائیں اور ایسے افراد جو اپنے حالات کے مطابق ہر ماہ ادائیگی سے معذور ہوں تو ان کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً بالمقطع اس فنڈ میں کچھ نہ کچھ ادا کر کے اس تحریک کے ثواب میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام معطی	نام جماعت	رقم
۱	والدہ تسنیم احمد صاحب آرہ	آرہ	۸-۰-۰
۲	تسنیم احمد صاحب	"	۷-۰-۰
۳	چراغ دین صاحب کمپالہ	افریقہ	۲۳-۲-۰
۴	میاں عبد الرحمان خان صاحب	مالیر کوٹلہ	۱۲-۰-۰
۵	وری خان صاحب ۱۸/۳۸۱ از رولائن	کیرنگ	۲-۰-۰
۶	بی۔ بی ساجرہ صاحبہ	مونگھیر	۵-۰-۰
۷	شمس النساء صاحبہ	کلکتہ	۳-۵-۰
۸	میاں محمد صدیق صاحب بانی	"	۸۵-۰-۰
۹	ای محمد کنجو صاحب	کروناگاپلی	۲۵-۰-۰
۱۰	ایم۔ اے نفقار صاحب	"	۲-۰-۰
۱۱	ایم محمد بن کنجو صاحب	"	۲-۰-۰
۱۲	بی۔اے رابعہ بی بی صاحبہ	"	۲-۰-۰
۱۳	ایم علی کنجو صاحب	"	۱۰-۰-۰
۱۴	سید عبد القدیر صاحب ایڈووکیٹ جنرل اڑیسہ	کٹک	۵-۰-۰
۱۵	جمیلہ خانم صاحبہ بنت محبوب حسین صاحب	بھاگلپور	۴-۰-۰
۱۶	احمد نور خان صاحب نواز خان صاحب الظہیر الدین خان صاحب	کاجی ہوڑہ	۴-۰-۰
۱۷	مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب	سونگھڑہ	۵-۰-۰
۱۸	سید حسام الدین صاحب	"	۲-۰-۰
		میزان کل وصول	۲۱۹-۷-۰

اطلاع

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "پیغام صلح" کا امتحان جو کہ ۱۲ر فروری ۱۹۵۴ء کو ہونیوالا ہے دوستوں کی آسانی کیلئے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کتاب مذکور کا امتحان صرف ص ۴۶ تک ہوگا یعنی آخر کتاب میں جو متفرق یادداشتوں کے نوٹ ہیں وہ اس امتحان میں شامل نہیں۔ امید ہے کہ بکثرت احباب جماعت اور خواتین اس میں شامل ہو کر حسنات دارین حاصل کریں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی سید احسن علی صاحب مدت سے بیمار ہیں۔ گو پہلے سے کافی آرام ہے تاہم دوست کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرم حبیب اللہ خان صاحب و مکرم شفیع صاحب آف کانپور کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا اور لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولودین کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار سید شہامت علی قادیان)

۳۔ میرے چچا محمد اعظم صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ مرگی بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد بشیر الدین حیدر آباد)

یوم مصلح موعود۔ ۲۰ر فروری جلسہ یوم مصلح موعود کی تاریخ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ تمام جماعتیں اس روز اپنے یہاں جلسہ کریں اور اس اہم پیشگوئی پر تقاریر کا اہتمام کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مختصر اور ضروری خبریں!

سڈنی ۔ ۲۶ جنوری ۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی نے بتایا کہ ایک ارب نوے کروڑ روپے کی لاگت سے دریائے سندھ اور جہلم پر بند تعمیر کئے جائیں گے۔ جس سے مزید ساٹھ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت آ جائے گی۔

نئی دہلی ۔ ۲۷ جنوری ۔ ہندوستان کے یوم جمہوریت کی تقریبات نیویارک ۔ لندن کراچی ۔ جکارٹا ۔ کابل ۔ ہانگ کانگ ۔ کولمبو پیرس ۔ ماسکو ۔ کولون ۔ لاہور اور کراچی میں منائی گئیں۔

نئی دہلی میں اس موقعہ پر پانچ لاکھ افراد کا انڈیا گیٹ پر اجتماع ہوا ۔ صدر جمہوریہ ہند کی آمد پر وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اُن کا خیر مقدم کیا ۔ اور ۳۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ پریڈ میں بری فوج کے اڑھائی ہزار ۔ بحری فوج کے اڑھائی صد اور ہوائی فوج کے چار صد اشخاص نے حصہ لیا ۔ اس موقعہ پر صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کو بہت سے ممالک کی طرف سے تہنیتی پیغامات موصول ہوئے صدر جمہوریہ نے اس موقعہ پر قوم کے نام ایک نشری پیغام میں تلقین کی کہ ہندوستان کو ایک زراعتی ریاست بنانے میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں کہ عوام ہی نئے ہند کے معمار ہیں۔

استنبول و برلن ۲۷، ۲۹/ جنوری ترکی میں پچیس سال کے بعد سب سے زیادہ سردی پڑ رہی ہے ۔ بعض علاقوں میں برف کے باعث آمد و رفت منقطع ہو چکا ہے ۔ اور کئی ہفتوں سے کوئی اطلاع نہیں آئی ۔ پورا مشرقی اناطولیہ برف سے ڈھکا ہوا ہے ۔ ملک کے ساحلی علاقوں میں بحری اور برف کے طوفان سے تباہی بھی ہوئی ہے ۔ اور ابھی مزید خطرہ ہے ۔ یورپ میں شدید سردی کی لہر دوڑی اور برف باری ہوئی ۔ تمام یورپ میں سردی نے پچھتر سال کا ریکارڈ مات کر دیا۔

کلکتہ ۔ ۲۸/ جنوری ۔ پسماندہ مسلمانوں کے وفد نے پسماندہ طبقات کے کمشن سے ملاقات کر کے ایک توجہ نامہ پیش کر کے مطالبہ کیا کہ انہیں بھی آئین کی دفعات کے ماتحت "پسماندہ طبقوں" میں شامل کر کے انہیں مالی امداد دے کر ان کے آبائی پیشوں پر بحال کیا جائے ۔ اور تعلیمی رعایات بھی دی جائیں۔

کراچی ۔ ۲۸/ جنوری ۔ لندن میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر نے پاک امریکی معاہدہ کو یہ کہہ کر حق بجانب قرار دینا چاہا ہے کہ پاکستان مغربی طاقتوں سے مشرقی قوموں کے خلاف سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

الہ آباد ۔ ۲۹/ جنوری کنبھ میں دس ہزار سادھوؤں نے امریکہ پاکستان کے خلاف حلف اٹھا لیا اور کہا کہ ان کے گٹھ جوڑ سے ہمارے وجود ۔ تہذیب اور نسل کو خطرہ ہے

ٹوکیو ۔ ۲۹/ جنوری ۔ امریکی فوج کی تعداد جاپان میں کم ہو جائے گی اس لئے جاپان امسال اپنی دفاعی طاقت میں اضافہ کرے گا۔

کراچی ۲۹/ جنوری ۔ روس اور افغانستان کے درمیان ایک مالیہ معاہدہ کی رُو سے روس افغانستان کو قرض دے گا ۔ جس سے روس سے سامان درآمد کر کے روس کے ماہرین افغانستان میں اناج کی ذخیرہ گاہیں تعمیر کریں گے

نئی دہلی ۔ ۲۹/ جنوری ۔ شمالی مشرقی سرحدی علاقہ میں تا حال باغیوں کی سرکوبی کے لئے جو اقدام کیا گیا تھا کامیاب رہا ہے ۔ لیکن اب ناگا لیڈروں نے تخریبی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں ۔ چنانچہ ہند و برما کی سرحد پر حفاظتی انتظامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔

کراچی ۔ ۳۱/ جنوری ۔ اخبار ڈان کراچی نے "پیشگوئی" کی ہے کہ شیخ عبد اللہ حبس بے جا کے خلاف اپیل دائر کر دیں گے اور بخشی غلام محمد اپیل سے قبل ہی ان کو رہا کر دیں گے۔

دہلی ۔ ۲۷/ جنوری ۔ بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے غیر ملکی سازشوں کی مذمت اور ہندوستان میں شامل رہنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ جو طاقت ہمارے اور ہند کے درمیان آئے گی ہم اس کا مقابلہ کریں گے کشمیر کا فیصلہ صرف کشمیری کریں گی

الہ آباد ۔ ۲/ فروری ۔ بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے اعلان کیا ہے کہ دہلی کانفرنس میں ہندوستان سے کشمیر کے مکمل الحاق کا فیصلہ ہو گیا ہے ۔ اور کشمیر کی آئندہ اسمبلی اپنی آئندہ میٹنگ میں الحاق کے فیصلہ کی تصدیق کر دیگی

کراچی ۔ ۳۱/ جنوری پاکستان کے وزیر اعظم نے بتایا کہ اگر کشمیر کی دستور ساز اسمبلی نے کشمیر کے ہند سے الحاق کی توثیق کی تو یہ ہند اور پاکستان کے معاہدہ کشمیر کی خلاف ورزی ہو گی۔

پیرس ۔ یکم فروری ۔ صدر جمہوریہ مصر جنرل نجیب نے کہا کہ مصر ۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی معاہدہ کے خلاف ہے ۔ ترکی اور پاکستان میں معاہدہ کی گفتگو امریکہ کے اشارہ پر ہوئی ہے

قاہرہ ۔ یکم فروری ۔ فاروق سابق شاہ مصر کی قیمتی اشیاء نیلام ہوں گی ۔ یہ اس صدی کا سب سے بڑا نیلام ہو گا جس کا اندازہ ساٹھ لاکھ پونڈ کی ہے ۔ خریدار یورپ اور جاپان سے آ رہے ہیں ۔ یورپ کے بدمعاشوں سے حفاظت کے لئے یورپ و امریکہ سے سراغرسان طلب کئے جا رہے ہیں۔

ولیم و دیانگر ۔ یکم فروری ۔ مرکزی وزیر خوراک نے بتایا کہ عوام میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے غذائی اجناس درآمد کی جا رہی ہیں ۔ ہندوستان میں غذائی اجناس کی پیداوار بڑھ گئی ہے۔

واشنگٹن ۔ مشہور مسلمان بزرگ اور شاعر حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ پر ۲/ فروری کو ایک علمی مجلس منعقد کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۷/ جنوری ۔ مسٹر بٹلر وزیر خزانہ برطانیہ نے ہندوستان کی ترقی پذیر غذائی پیداوار کی تعریف کی ۔ نیز کہا کہ حکومت ہند نے افراطِ زر کو قابل تعریف طور پر روکا اور پنج سالہ منصوبہ کو نافذ کیا ہے ۔ آپ لوگوں قومی احساس اور حب الوطنی کے جذبہ کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔

قاہرہ ۔ ۲۸/ جنوری ۔ عرب لیگ سیاسی کمیٹی نے ایک نئی پالیسی مرتب کی ہے ۔ جس کے ماتحت عرب ممالک نے یقین دلایا ہے ۔ کہ وہ کسی مغربی ممالک کے ساتھ فوجی معاہدہ نہ کریں گے بہت جلد دمشق اور مدینہ کے درمیان دوبارہ ریلیں چلنی شروع ہو جائیں گی۔

ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے فوجی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے۔

دمشق ۔ ۲۹/ جنوری ۔ حکومت شام سلطان کو نظر بند کرنا چاہتی تھی ۔ جس پر دروزیوں نے عام بغاوت کر دی ۔ سرکاری افواج کے بعض دستے بھی باغیوں سے مل گئے ہیں ۔ چند علاقوں میں مارشل لاء کے تحت گورنر مقرر کر دیئے گئے ہیں

واشنگٹن ۔ ۳۰/ جنوری ۔ مسٹر جلال بایار صدر جمہوریہ ترکی نے جو امریکہ کے دورہ پر ہیں امریکی کانگرس کے دونوں ایوانوں سے خطاب کرتے ہوئے ترکی اور امریکہ میں تعاون پر اور مشرق وسطی کی دفاعی تنظیم کے قیام پر زور دیا۔

دہلی ۔ ۳۱/ جنوری ۔ مسٹر نہرو نے مسٹر محمد علی سے پاکستان اور امریکہ کے مجوزہ معاہدہ کی نوعیت اور اس کے دائرہ اثر کی وضاحت طلب کی ہے ۔ اس لئے کہ بحالات موجودہ مسئلہ کشمیر پر سکون کے ساتھ گفت و شنید نہیں کی جا سکتی۔

نئی دہلی ۔ ۲/ فروری ۔ کوریا گئی ہوئی بھارتی نگران فوج کا پہلا دستہ بھارت واپس پہنچ گیا۔

برلن ۔ ۳/ فروری ۔ کل وزراء خارجہ کی کانفرنس میں امریکہ کے وزیر خارجہ نے روسی وزیر خارجہ کے اس الزام کی تردید کی کہ فرانس ۔ امریکہ اور برطانیہ جرمنی کو مسلح کر کے تیسری عالمگیر جنگ شروع کرنا چاہتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے روسی وزیر خارجہ کے اس بیان سے اتفاق ہے کہ جرمنی کے مسائل جرمن ہی حل کریں ۔ لیکن ہم مشرقی جرمنی کی سرکار کو نمائندہ تسلیم نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ وہاں رائے شماری پہرہ میں ہوئی ہے ۔ اور اس کے بعد دس لاکھ اشخاص وہاں سے بھاگ آئے۔

واشنگٹن ۔ ۲/ فروری ۔ جنرل آئزن ہاور نے انکشاف کیا کہ ۵۲ء میں امریکہ نے پہلی بار وسیع پیمانہ پر ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا تھا ۔ امریکہ کے وزیر دفاع نے بتایا کہ جوابی اقدام کے طور پر امریکہ اپنی حفاظت کے لئے ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے سے گریز نہ کرے گا ۔ اور کہا کہ اگر متعدد توپیں استعمال کی جا سکتی ہیں تو ان کی جگہ ایک توپ کیوں نہیں استعمال کی جا سکتی۔

کنبھ نگر الہ آباد ۔ ۳/ فروری ۔ کنبھ کی یاترا میں اشنان کے لئے ۵۰ لاکھ افراد کا اجتماع ہوا ۔ اشنان کر کے آنے والے ننگے سادھوؤں کے جلوس کے لئے راستہ بنانے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے بھگدڑ مچ گئی ۔ اور یاتری اپنے آپ کو بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگنے لگے ۔ سینکڑوں لوگ بجلی کے تار اور ٹیلیفون کے کھمبوں پر چڑھ گئے۔ کنبھ کی تاریخ میں یہ روح فرسا منظر دیکھنے میں نہیں آیا ۔ خیال ہے کہ اس افراتفری میں پانصد افراد ہلاک (جن میں زیادہ تر عورتیں ہیں) اور ایک ہزار زخمی ہوئے۔

جالندھر ۔ ۲/ فروری ۔ گیانی گورمکھ سنگھ مسافر صدر پنجاب کانگرس کی کار پر کپور تھلہ کے قریب گولیاں چلائی گئیں ۔ ان کا بیان ہے کہ حملہ سوچی سمجھی سازش کے ماتحت ہوا۔